

شرح سوابب میں امام ابی حنیفہ سے ہے

هو المشهور عند الجمهور (یہ مشہور ہے جمہور کے نزدیک یہی مشہور ہے) (ت)

اس میں ہے وهو الذي عليه العمل (یہ وہ ہے جس پر عمل ہے) (ت) —
شرح المعز میں ہے، هو المشهور وعليه العمل (یہ مشہور ہے اور اسی پر عمل ہے) (ت)
اسی طرح خارج وغیر میں تصریح کی۔

وإن كان أكثر المحدثين والمؤرخين
على ثمان خلوات وعليه اجماع
اهل الزيجات واختاره ابن حزم
والحميدي ودفع عن ابن عباس
وجبير بن مطعم رضي الله تعالى عنهم
وبالأول صدق وعقلاني واعتمده الفاضل
في تهذيب التهذيب تبعاً للمعز
وحكم المشهور بقبيل
وصححه الدمامي على عشر اخلت
اقول وحاسبتا فوجدنا عشرة
المحرم الوسطية عام ولادته صلى
الله تعالى عليه وسلم يوم الخميس
فكانت عشرة شهر الوكادة الكريمة
الوسطية يوم الاحد واليه ليلية
يوم الاثنين فكان يوم الاثنين الثامن من
الشهر والسنة ااجم

اگر بہ اکثر محدثین و مؤرخین کا نظریہ ہے کہ ولادت
باسمات آٹھ تاریخ کو ہوئی، اہل زیجات کا
اسی پر اجماع ہے۔ ابی حزم و حمیدی کا یہی
نکار ہے اور ابن عباس و جبیر بن مطعم رضی اللہ
تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہے۔ عقلانی نے
قول اول سے آغاز فرمایا اور امام ذہبی نے مزنی
کی مروی کرتے ہوئے تہذیب التہذیب
میں اسی پر اعتماد کیا اور قبیل کے ساتھ مشہور
کا حکم لکھا اور دیماسی نے دس تاریخ کا صحیح
قرار دیا۔ اقول (میں کہتا ہوں) ہم نے
حساب لکھا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی ولادت اٹھ سو دس سال محرم کا
عشرہ وسطیہ (آٹھ سو چھ سو) کے روز پایا تو
اسی طرح ماہ ولادت کی تاریخ کا طرہ وسطیہ ہزار ہزار
اور عشرہ ہلالیہ بروز پیر تھا اور اسی طرہ پیر کے روز
ماہ ولادت ہمارے کہ آٹھ تاریخ تھی ہے صحیح

فتاویٰ رضویہ

مفت محمد رفیع الرحمن صاحب دامت

الرحمۃ علیہ



رفیع الرحمن دہلوی

جامع نظامیہ رضویہ

احمدیوں کو پارٹی اور دائرہ کا دور

پاکستان (۱۳۴۰ء)

لے شرح الزوائد في علم الرجال العزیز المشہور الاول ذکر ترقی و تہذیب الدین دار المعرفۃ بیروت ۱۳۶۸
لے الفتاویٰ الہدیۃ بالغامیۃ شرح المعزۃ تحت قولہ لیلۃ الولد جالیہ قاضی ۶

هو المشهور عند الجاهلوس
 اسی میں ہے : هو الذی علیہ العمل (یہی وہ ہے جس پر عمل ہے۔ ت) —
 شرح العزیز میں ہے : هو المشهور و علیہ العمل (یہی مشہور ہے اور اسی پر عمل ہے)۔
 اسی طرح ما دارج وغیرہ میں کھرج کی ۔

وان كان اكثر المحدثين والمؤرخين
على ثمان خلوت وعلية اجمع
اهل الزيجات واختاره ابن حزم
والحميدى وروى عن ابن عباس
وجبير بن مطعم رضى الله تعالى عنهم
وبالاول صدق حفاظنا واعتمده المذهب
في تمييز التمييز تبعاً للمعزى
وحكمه المشهور بقبيل
وصححه المصطفى عشر اخلت
اقول وحاسينا فوجدنا غيرة
المحرم الوسطية عام ولادته صلى
الله تعالى عليه وسطر يوم الخميس
فكانت غيرة شهر الولادة الكريمة
الوسطية يوم الاحد والاهلية
يوم الاثنين فكان يوم الاثنين من
الشهر والسنة اجمع

له شرح الامتثال على المراسم الدينية المختص الاول بذكر نزوح عبادة آمنة دار المعرفيات ١٣٤٠
 له المقتضب والمختصر في شرح العمدة تحت قوله ليلة الولد جلاله قاهره ١٠٥



مرتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما امیر المؤمنین مولیٰ کل کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کردہ:

قال مات رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم يوم الاثنين واثنى عشرة
مئة من جملة الاولين

شرح احباب علامہ ذوقانی آخر مقصد اول میں ہے :

الذی عند ابن اسحق والجمهور انہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مات لاثنتی
عشرۃ لیلة خلت من شہر ربیع الاول
اسی میں آواز مقصد دوم میں ہے :

قول الجہود انہ توفی ثانی عشر
 جمہور کا قول یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے بارہ ہجرت الاول کو وصال
 فرمایا (مات)

غیرس نے احوال انفس فطیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہے
توفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الاثنين
نصف النهار لاشتی عشرة لیلة خلعت
من بیع الاول سنة احدی عشرة
من الهجرة تضعی فی مثل الوقت الذی دخل
فیہ المرینة بکے

(روایات)

نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال مبارک
بارہ ربیع الاول شریف سالہ بروز پیر او پہر کے
وقت ہوا جس وقت آپ مدینہ منورہ میں
داخل ہوئے تھے۔ (م)

له البعثات المحمدي ابن سعد ذكركم مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم في داره وادبوت ٢٤٢/٢
 شرح الزرقاني على الواهب الهندية آخر البحوث النبوية دار المعرفة بيروت ١١٠/٢
 شرح الزرقاني على الواهب الهندية القصص العاشرة - - - ٢٥٠/٨
 كتاب الخسيس في احوال الخسيس ذكر وقت موته عليه السلام مؤسسة شبلي بنزل ١٩٩/٢



خوارزمی مسائل اور اسلامی و دینی معلومات کا خزینہ

مجموعه الفتاوى

انوار شریعت

پہلا اول

— ۱۱۱ —

محمد اسلام اعلیٰ خطوط نام احمد رضا خان صاحب بریلی قس امر
 بیہ اسلام حضرت شہزادہ جہاندر رضا خان صاحب بریلی قس امر
 عبدالخالق صاحب حضرت مولانا محمد الہی کی مراد آبادی قس امر
 ماطر اسلام حضرت مولانا نظام الدین خان صاحب قس امر

مفتی محمد اسحاق علی

عن أبيه وأبيه عن أبيه عن أبيه عن أبيه
عن أبيه عن أبيه عن أبيه عن أبيه

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۔ دہلیہ کی تمام کہلی حضرت قدس سرہ کے علاوہ اسلام کا کافر کہا ہے کذب محض فاضل احمد صاحب ہے۔ اہل حضرت
قدس سرہ کے ہیں حضرت ابن کافر فرمایا جو حضرت اہل بیت کے منکر جو ہے ایسی کو قرآن وحدیث اور تمام سنت کا کفر کہتا ہے
اہل حضرت نے کفر کا کفر ہی طرف سے نہ یا جس میں کفر کا آنا تک کسی دہلیہ نے جواب نہ دیا اور نہ بھی کوئی جواب
دے سکا ہے۔ خود کافر جو دہلیہ کے کہنا کہ کافر وہاں خود پایہ کو بھی تسلیم ہے۔ مولوی اشرف علی صاحب "مہذب الدہلیان"

جہ شخص یہاں مقیم ہو سکے یا نہ اعتقاد امر ایسا یا اشارۃً یہ بات کہ جس میں شخص کو خارج از اسلام سمجھا ہوں کہ وہ
مکمل رہے جس شخص کی تحقیق کرتا ہے حضور در عالم غریب آدم علیہ السلام کی۔

مردی سے بات کہ جو ظہرت کا ہم عقیدہ وہ اس کو کافر جانتے ہیں یہ درست ہے اور ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے
کہ اہل کفایت اور ضروریات دین میں جو اس کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے جو توحید ماننے والے مسلمان میں ہم اعتقاد نہ ہو
کافر توحید و رسالت و انبیا کو تسلیم کرے قرآن کا منکر ہو تو کافر غرض کسی ایک امر ضروری سے یعنی انکار کرے کافر ہے
مسلمان ہی سے جو اہل ضروریات دین میں تارک ہم عقیدہ ہو۔ حدیث جبریل میں ہے:

قال ان تؤمن بالله وكتبه ورسله واليوم الآخر وتؤمن بالقدر خيره وشره

یعنی ایمان ہے کہ تو خدا اور اس کے ساتھ اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور روز آخرت کو مانے اور اس کی
تکبر و غیرت پر ایمان لائے تو جو ان امور میں تیار اہم عقیدہ ہے سو کہ ہے اور جو ان میں ایک میں بھی ہم عقیدہ نہیں کرتے
حقیقت ایمان ہی حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔

وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

۶۔ یہ قصہ ظاہر ہے کہ مسامحہ میں وہ بھی کی مہارت میں نفع کر کے کفری معنی پر پائے گئے ہیں مہار میں جھڑپ
شک کی آئی ہے۔ انھی کو توئی یا تمہا ہے نہیں کو کلام بر میں طعنوں نے کفر فرمایا ہے البتہ ایک مضمون کی چند مہار میں ایک کتاب
ضمیمہ ان کا انحصار کے لئے کیا کر کے لکھا دیا ہے ان میں سے ہر ایک مہارت وہ کفری معنی رکھتی ہے۔ مجموعہ کے لکھنے سے
آئی ہے وہ معنی کے لئے یہ مجلس طہارہ ہے اور ہر شخص مسامحہ میں کے فتویٰ کو حاصل کتابوں سے لے کر اطمینان کرنا
ہے۔ احمدیوں کی کتاب "خطبات لدلع الصلوات" تصنیف اسمہا "مسکن" ہے اس میں تلوس کی گئی ہے اور چاہے کہ

هو المشهور عند الجمهور ^{یعنی} جمہور کے نزدیک یہی مشہور ہے۔ (ت)
اسی میں ہے، وهو الذی علیہ العمل ^{یعنی} وہ ہے جس پر عمل ہے۔ (ت) —
شرح الہزیہ میں ہے، وهو المشہور وعلیہ العمل ^{یعنی} مشہور ہے اور اسی پر عمل ہے (ت)
اسی طرح مدارج وغیرہ میں تصریح کی۔

وہ کان اکثر المحدثین و المؤرخین
علی ثمان خلوت و علیہ اجتمع
اہل النزیجات و اختصار ابن حزم
والحمیدی و روی عن ابن عباس
وجیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہم
و بالاول صد و مغلطائی و اعتماد الذہبی
فی تہذیب التہذیب تبعوا للمزی
و حکم المشہور بفیل

وصحح الدمي على عشر اختلف
 اقول وحاسبتا فوجدنا عشرة
 المحرم الوسطية عام ولادته صلى
 الله تعالى عليه وسطر يوم الخميس
 فكانت غرة شهر الولادة الكريمة
 الوسطية يوم الاحد والهلالية
 يوم الاثنين فكان يوم الاثنين من
 الشهر والسنة احبهم

وكون كان أكثر المحدثين والمؤرخين
 على ثبات خلوت و عليه اجمع
 اهل النزيجات واختاره ابن حزم
 والحميدى وروى عن ابن عباس
 وجبير بن مطعم رضى الله تعالى عنهم
 وبالأول صد ومطاطى واعتدله الذهبى
 فى تمذيب التمهيد بسبقه للمزى
 وحكم المشهور بغير
 وصححه الدى على عشرين اختلف
 اقوال وحاشيتا فوجدنا عشرة
 المحرم الوسطية عام ولادته صلى
 الله تعالى عليه وسلم يوم الخميس
 فكانت غرة شهر الولادة الكريمة
 الوسطية يوم الاحد والهلالية
 يوم الاثنين فكان يوم الاثنين من
 الشهر والسنة اجمع

لله شرح الزرقاني على الواهب للدينية المقصد الاول ذكر تزويج عباد الله من دار المعروفة سنة ١٣٢٦
لكه الفتوى الاممية بالبحر المحمدي شرح العمري تحت قوله ليلة المولد جمالية قاهره ص ١٠



نطق الهلال بارخ
ولاد الحبيب والوصال

تصنيف لطيف

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نبیؐ اور

وفات شریف و حلیہ مبارک کا بیان

[illegible]

حضرت زید علیہ السلام جنگ موتہ میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کے مقام کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدیؑ میں فوج بخاری اور اپنے دست مبارک سے جنتا چار کیا۔ اور حضرت زید کے صاحب زادے حضرت اسماعیلؑ کو اس فوج کا سردار مقرر کر کے حکم دیا کہ مقام ابیہ میں پہنچ کر وہیں سے جہاد کرو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امام مہدیؑ میں حضرت فیروز زیدی نے اسود غنی مدنی نبوت کو نقل کرالا۔ حضور نے مدینہ میں اس علیؑ کی فروری اور فریاد لایا۔ (فیروز کا صاحب ہو گیا) وقت شریف سے پہلے دایچ شنبہ قحس میں تھہ قرطاس وقوع میں آیا جس کو القبر نے "خند شیدہ" میں "باختلص لکھا۔" اسی روز حضور نے اپنے اصحاب کرام کو تین ہجڑوں کی وصیت فرمائی۔

۱۔ مشرکین کو زہر و عرب سے نکل دیا۔

۴۔ لوگ دھرم کے اعلیٰ حصہ سے پاس آیا کریں۔ ان کو چاند و انوار دیا کرنا جیسا کہ میں دیا کرتا تھا۔

سیرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

پرفیسر عبدالمہ نور بخش لودھی صاحب

کتابت

ضمیمہ القرآن کی تفسیر

گنج بخش و لا اله الا الله

الجواب

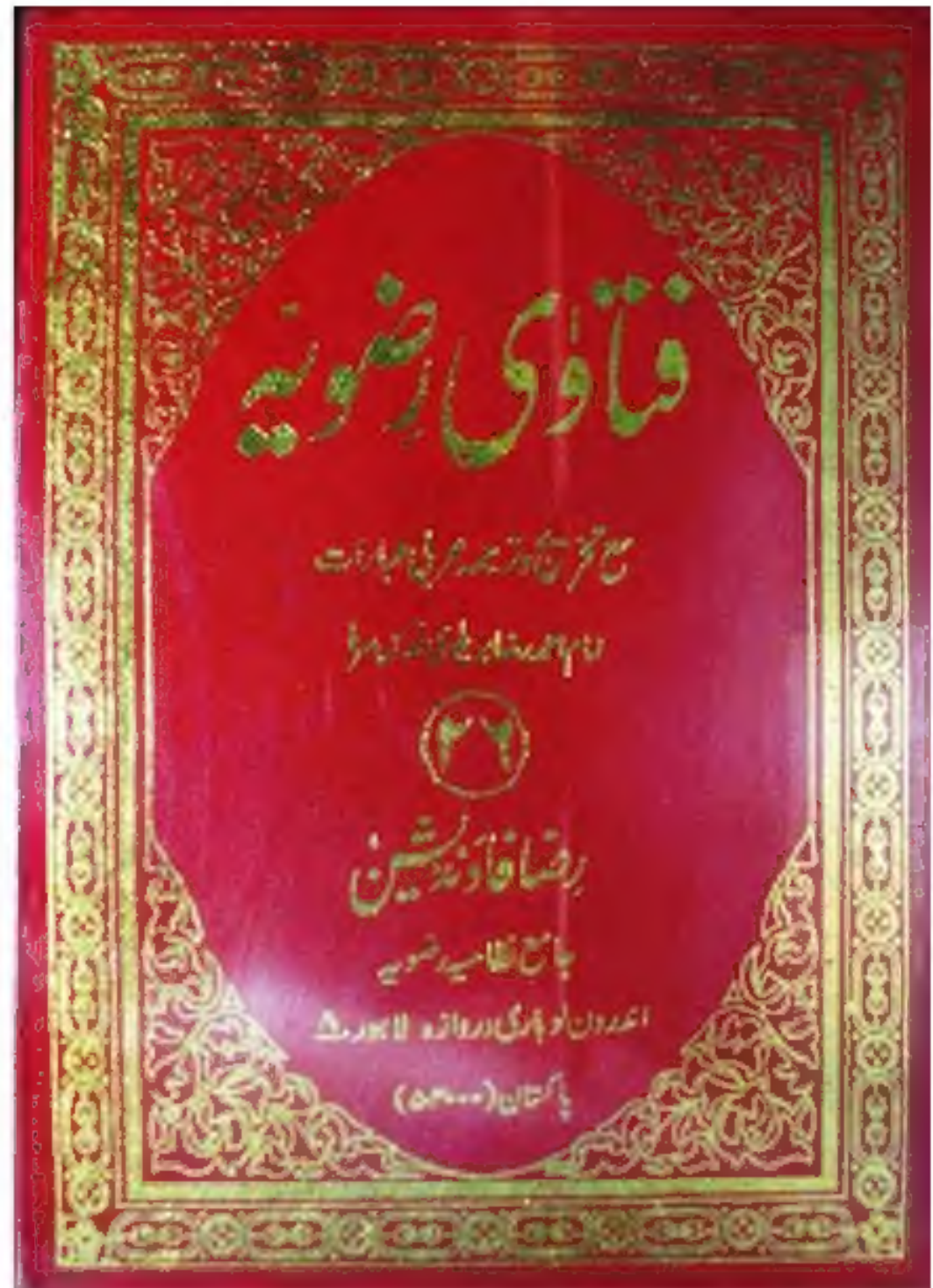
قول مشہور و معتبر جو روزِ بروجِ الاول شریف ہے، ابنِ سعد نے طبقات میں بطریقِ عربی علیٰ مرتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا امیر المؤمنین مولیٰ کلکم اللہ تعالیٰ عنہما کے روایت کی ہے۔
 قتال مات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الاثنين ولا تفتح عشرة مضت
 من صریح الاول یلہ
 اوقات شریفین روزِ دو شنبہ بارِ صریح تاریخ
 ربیع الاول شریف کو ہوئی۔

شرحِ مراحِب علامہ زرقانی آخر مقصد اول میں ہے،
 الذي عند ابن اسحق والجمهور انه
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مات لا تفتح
 عشرة ليلة خلت من شهر صریح الاول یلہ
 اسی میں آغاز مقصد دوم میں ہے،
 قول الجمهور انه توفي ثانی عشر
 صریح الاول یلہ

جوہر کا قول یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارہ ربیع الاول کو وصال فرمایا (دست)

خمیس فی احوال النفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہے،
 توفي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الاثنين
 نصف النهار لا تفتح عشرة ليلة خلت
 من صریح الاول سنة احدى عشرة
 من الهجرة ضعیفی فی مثل الوقت الذی عطل
 فیہ المدينة یلہ

لے الطبقات البخاری ابنِ سعد ذکر کم مری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ دار صادر بیروت ۲/ ۲۴۱
 شرح الزرقانی علی المراحِب الدینیہ آخر البحوث النبییة دار المعرفہ بیروت ۲/ ۱۱۰
 شرح السیوطی الزرقانی علی المراحِب النبییة المصنف العاشرة
 سنہ تاریخ النفس نفیس ذکر وقت موتہ علیہ السلام مرسلة شبان بیروت ۱/ ۱۶۹



الجواب

قول مشہور و معروف و از دہم ربیع الاول شریف ہے، اہل سجدے طہارت میں بطریق درستی
مرفوع رضی اللہ تعالیٰ عنہا امیر المؤمنین مولیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ روایت کی،
قال مات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الاثنين لاثنی عشر من ربيع الاول
یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات شریف روز دوشنبہ بارہم ربیع الاول
من ربيع الاول ہے۔
شرح الموابہ علامہ زرقانی آخر مقصد اول میں ہے،

الذی عند ابن اسحق والجمهور ما استه
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مات لاثنی عشر
عشرة ليلة خلت من شهر ربيع الاول
اسی میں آواز مقصد دوم میں ہے،
قول الجمهور انه توفي ثانی عشر
ربیع الاول ہے۔

جمہور کا قول یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے بارہ ربیع الاول کو وصال
فرمایا (ت)

نمیس فی احوال النفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہے،
توفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الاثنين
نصف النهار لاثنی عشر ليلة خلت
من ربيع الاول سنة احدى عشرة
من الهجرة ضحیٰ فی مثل الوقت الذی دخل
فیہ المینة ہے۔

لے طبقات النکری ابن سعد ذکر مرفوع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الو دار صادر بیروت ۲۴۲/۱
شرح الزرقانی علی الموابہ الدنہ آخر البحوث النبویة دار المعرفة بیروت ۱۱۰/۲
شرح السيرة الزرقانی علی الموابہ الدنہ المصنف المصنف دار صادر بیروت ۲۵۰/۵
سنة تأیید نفیس فی احوال النفس نفیس ذکر وقت حوۃ علیہ السلام موسسة شبلیہ بیروت ۱۹۹/۱

فتاویٰ رضویہ

مع تخریج و تصحیح و تفسیر

امام محمد علی بن عبد الوہاب



رضا فاؤنڈیشن

جامع نظامیہ رضویہ

اندریان اوہاری روڈ، لاہور

پاکستان (۵۳۰۰۰)

شرح تراویح میں امام ابن کثیر سے ہے

هو المشهور عند الجمهور ان

اسی میں ہے، هو الذي عليه العمل (میں وہ ہے جس پر عمل ہے۔ ت۔)

شرح التراویح میں ہے، هو المشهور وعليه العمل (میں مشہور ہے اور اسی پر عمل ہے)۔ اسی طرح تاریخ وغیرہ میں گھڑی کی۔

وان كان اكثر المحدثين و المؤرخين

على ثمان خلوت وعليه اجمع

اهل الزيجات واختاره ابن حزم

والحميدى وروى عن ابن عباس

وجبير بن مطعم رضى الله تعالى عنهم

وبالاول صدق ومطابق واعتداه الفاضل

في تهذيب التهذيب تبعه للمعزى

وحكم المشهور بيقين

وصححه الدمامي على عشر اختلف

اقول وحاصيها فوجدنا عشرة

المحرم الوسطية عام ولادته صلى

الله تعالى عليه وسلم يوم الخميس

وكانت غرة شهر الولاية الكريمة

الوسطية يوم الاحد والجمعة

يوم الاثنين فكان يوم الاثنين الثامن

الشهر والسنة اجمع

اگرچہ اکثر محدثین و مؤرخین

باسمات آٹھ تاریخ کو برتی، اہل زیجات کا

اسی پر اجماع ہے۔ ابن حزم و حمیدی کا یہی

قرار ہے اور ابن عباس و جبر بن مطعم رضی اللہ

تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہے۔ مططانی نے

قول اول سے آغاز فرمایا اور امام ذہبی سے بڑی

کی پیروی کرتے ہوئے تہذیب التہذیب

میں اسی پر اعتماد کیا اور قبیل کے ساتھ مشہور

کا حکم لکھایا اور دیلمی نے دس تاریخ کا صحیح

قرار دیا۔ اقول (میں کہتا ہوں) ہم نے

حساب لکھایا و مشہور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

و سلم کی ولادت اقدس والے سال محرم کا

غرة وسطیہ (آٹھ) جمعات کے روز پایا تو

اسی طرح ماہ ولادت کی ہر کا طرة وسطیہ ہر روز قرار

اور غرة الایام برہنہ پر اسے اسی قرار پر کے روز

ماہ ولادت ہمارے کہ کا طرة تاریخ آخری ہے صحیح

لے شرح الزوائد فی علی الراہب الحنفی المتداول ذکر ترقی مباحثہ احمد دار المعرفہ بیروت ۱۳۶۸ھ

تجہ

مکة الفتوح المہدیہ بالغامیہ شرح الحمزیہ تحت قوله لا الولد جلیلہ قاہوہ ص ۱۰

اسلمی و محمدیہ کی روشنی میں خدام و مہتممین کی خدمت میں عرض کیا کہ

منع فیض باد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک بار جب کہ میں ایک بار : محمدیہ و نقلیہ کے مابین

کا واسطہ کیا تو انہوں نے حضرت محمدیہ کے سامنے اس کو لکھا کہ کتب میں داخل

خاص ہے حضرت محمدیہ کے سامنے ان کے عقیدے کو لکھ کر دیا جو ضروریات میں سے ہے۔

کو قرآن و حدیث سے تمام صحت کا فرق ہے۔ حضرت محمدیہ نے کفر کا حکم اپنی طرف سے نہیں دیا۔

فعلی فرما رہا ہیں، چھ کا ایک کی دہائی نے جواب نہیں دیا۔ اُنہوں نے کہا کہ کوئی جواب دے سکتا ہے۔

ان امور کا کفر ہونا ان کے قائل کا کفر ہو گا اور ایسا کوئی تقسیم ہے۔ مولوی شریعت علی صاحب

بہار السنہ میں لکھتے ہیں۔۔۔

جو شخص ایسا اعتقاد رکھتے۔ یا بجا اعتقاد رکھتا یا انا یا یہ بات کہ جس میں کسی

کو مانع اس کا حکم کرتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے۔ فقیر نے یہ تحریر کر دی

تفصیل کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آیت میں کہ اللہ تعالیٰ عید کرے گا۔

یہ بات کہ جو حضرت کا حکم عقیدہ نہ ہو۔ اس کو وہ کافر ماننے ہیں۔ یہ درست ہے۔

مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ باایات و ضروریات دین میں جو اس کا حکم عقیدہ نہ ہو۔ وہ کافر ہے۔

مثلاً جو شخص توحید میں ہمارا حکم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے۔ توحید ماننے، رسالت میں ہم اعتقاد نہ ہو

وہ کافر توحید و رسالت و نور کو تسلیم کرے۔ قرآن کا منکر ہو، تو کافر غرض کی ایک امر

ضروری دین کا انکار کرے۔ کافر ہے۔ مسلمان وہی ہے جو تمام ضروریات دین میں ہمارا حکم عقیدہ

الصَّوَارِکُ السَّیْرِیَّةُ

مناظر اسلام بولنا حشمت علیخان قادی فوی مکنوی

التَّحْقِیقاتُ لِذَفْعِ التَّلَبِیساتِ

مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

الطبعة الأولى ۱۳۸۸ھ

مَسْأَلَةٌ ثَمَانِيَّةٌ اَلَيْسَ اَلْعَمَلُ اَسْوَدَ اَلْوَسْمَانِ
بَعْدَ

لغت

حضور پر نور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

و حیرت

چکر

جناب مولانا سرمدی حسین رضا خان صاحب سرحدی محلہ سوات

اور خاصیت مہر کہ رخنہ سے تھپتھپے برقی نئی ہے

المسجد النبوي الشريف

مجدوماً = حاضر

[illegible]

۳۲۰

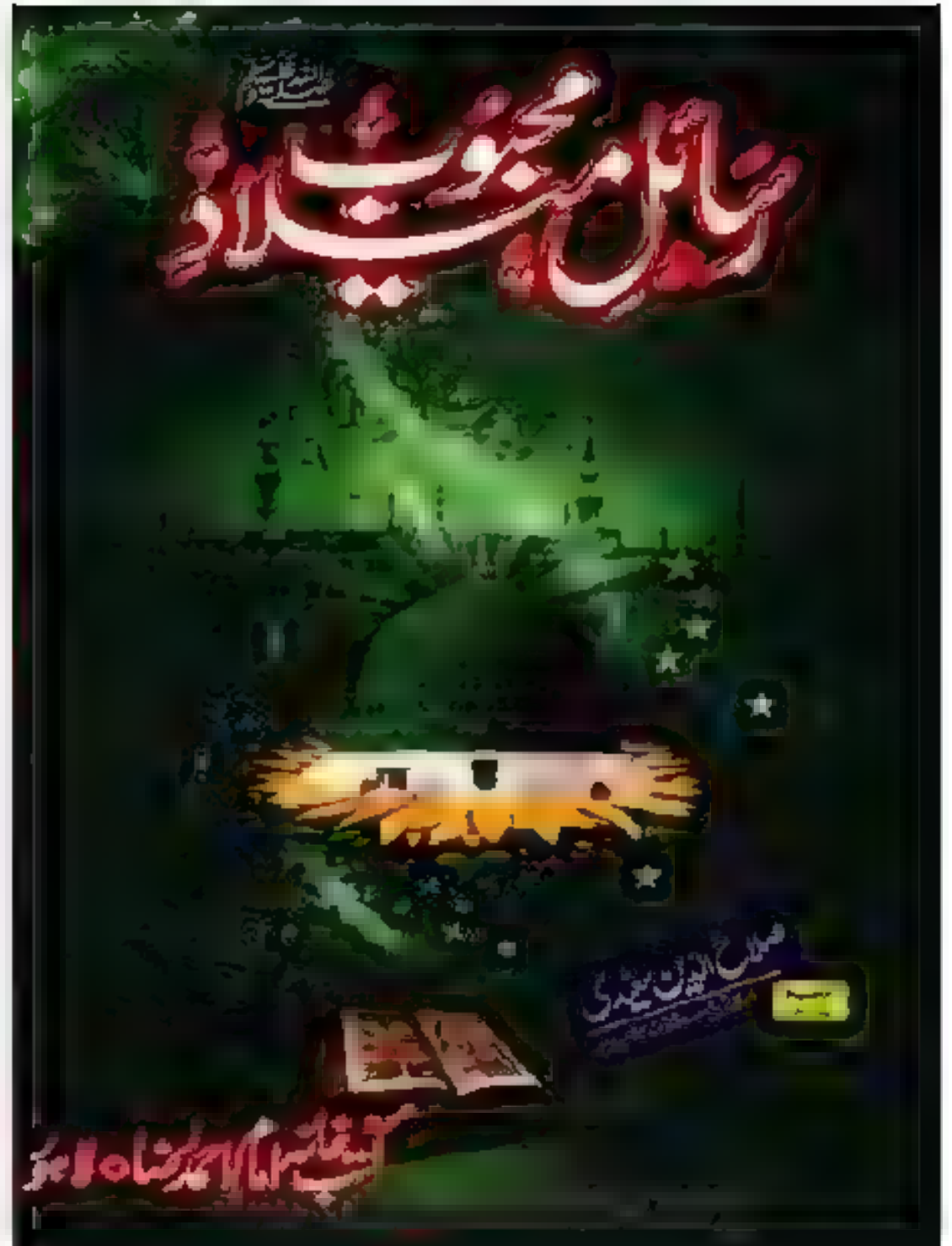
کو پر کئے کے مالک تھے۔ ان دنوں لاہور میں ۱۲ ریح الاذل شریف کے دن کو بارہ
وقات کہا جاتا تھا۔ یہ کوئی عقیدہ کی بناء پر نہ تھا بلکہ مسلمانوں کی غفلت اور سستی سے
مشہور ہو گیا۔ آپ چونکہ باطن قوم تھے اس باعث کو بھانپ گئے کہ انے والے وقتوں
میں کہیں یہ فتنہ ہی نہیں جائے آپ نے فی الفور دارالعلوم انجمن اہل بیت لاہور میں چند

علماء کرام مشائخ عظام کا ایک اجلاس بلایا جس میں حضرت علامہ علی شہ
محدث علی پوری رحمہ اللہ، حضرت مولانا امین علی رومی رحمہ اللہ، مولانا محمد بخش مسلم بی
اے رحمہ اللہ کے علاوہ کئی سرکردہ شخصیات نے شرکت کی اس اجلاس کا ایجنڈا یہ تھا کہ ۱۲
ریح الاذل شریف کو بارہ وقات کہنے کی بجائے عید میلاد النبی ﷺ کہا جائے۔

سرکاری کافتات میں عید میلاد النبی ﷺ کا نام اور اس دن عام سرکاری تعطیل منکون
کر دی گئی۔ تمام علماء کرام اور مشائخ عظام نے آپ کی اس تجویز سے اتفاق
کرتے ہوئے اس تحریک کو کامیاب بنانے میں آپ کا ساتھ دیا آپ کی شب وروز
محنت اور انگریز گورنمنٹ سے خط و کتابت کے ذریعہ دلائل کی بناء پر اپنے مقصد میں
کامیاب ہوئے۔ گورنمنٹ کے گزٹ اور سرکاری کافتات میں بارہ وقات کی عوامی
تعلیمی کو عید میلاد النبی ﷺ سے تبدیل کر دیا اس دن عام تعطیل منکون کر دیا۔

۱۰ ہجرت "قبائے حرم" عید میلاد النبی ﷺ نمبر ماہ نومبر دسمبر ۱۹۸۹ء لاہور میں
۲۹۳۲۹۳ پر ہے کہ انجمن معین الاسلام نے جس کا قیام ۱۹۳۰ء میں عمل میں آیا تھا سرکار
انگلینڈ سے درخواست کی کہ کیلنڈروں اور ڈائریوں میں بارہ وقات کا جو قطع لکھا جاتا
ہے وہ قطع اس کی بجائے عید میلاد النبی ﷺ کا قطع ہونا چاہیے چنانچہ گورنمنٹ
نے انجمن کی اس تجویز کو منظور کر لیا۔ پھر اس وقت سے اس تعطیل کو بھی تعطیل عید میلاد
النبی ﷺ لکھا جانے لگا۔

مولانا محمد بخش مسلم رحمہ اللہ راوی ہیں کہ یہ قرار و اعلام محمد نور بخش قاسمی رحمہ اللہ



فخر الہی سنت حضرت مولانا محمد نور بخش توکلی قدس سرہ

مولانا نور بخش توکلی ۱۳۱۵ھ/۱۹۰۰ء میں کوٹک خاص میں متولد ہوئے اور پھر ابتدائی تعلیم اپنے علاقے کے مدارس سے حاصل کی، درمیان میں کئی مذاہب سے ۱۴ سالہ عمر کی کاتھولک پارس کیا، علوم دینیہ سے والدین کی نصیحت کا علم یہ تھا کہ یہ سبیل بولہ کاغذ کے پر طیسر ہو گئے کہ (حیر و مولانا) نظام رسول قاسمی امرتسری کے پاس حاضر ہوئے، در طلب اسکے ساتھ چٹائی پر بیٹھ کر تفسیر و حدیث، اور فقہ کا درس دیتے۔
 محسن، لوں آپ بچپن میں سکون، انہماک کے میلہ بستر تھے حضرت خواجہ کرکلی شاہ رحمہ اللہ تھلے (م ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۶ء) کے دستِ تقدیر پر جمعیت ہونے اور خلافتِ اہل سنت سے مرفور ہوئے، مولانا مرحوم سرورہ و عظمیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے مرثا رہ گئے، تب تک مسلمانانِ جدید سے متحدہ ہندو پاک میں بارہ وفات کی گھاٹے عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام سے تعطیل ہونا لازماً پائی تھی۔

آپ ایک حرمِ ملک ہاں لکھنؤ ہجرت کے نام لکھیات رہے اور اس کے ساتھ ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پر طیسر بھی رہے، کچھ عرصے کے بعد کاغذ سے مستغنی ہو گئے، حضورِ علامہ نے تصانیف کا قابلِ قدر ذخیرہ یادگار چھوڑا جس سے تصانیف مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اوقالِ اصیر فی جواب احمد علی بی صیف (اہم خط و حصہ فی فی ثلث اقسامہ علامہ پر
 وہ شخص اور غیر مقلدین کے اعتراضات کا جواب)

۲۔ بیوتِ رسولِ عربی

۳۔ شریعتِ قصیدہ برودہ عربی

۴۔ تحفہ مشیہ (و جلد دوم شیعہ)

۵۔ شریعتِ قصیدہ برودہ عربی

۶۔ شریعتِ قصیدہ برودہ عربی

۷۔ شریعتِ قصیدہ برودہ عربی

۸۔ شریعتِ قصیدہ برودہ عربی

۹۔ شریعتِ قصیدہ برودہ عربی

۱۰۔ شریعتِ قصیدہ برودہ عربی

تذکرہ

اکابر
 اہل سنت

علامہ محمد علی قاسمی

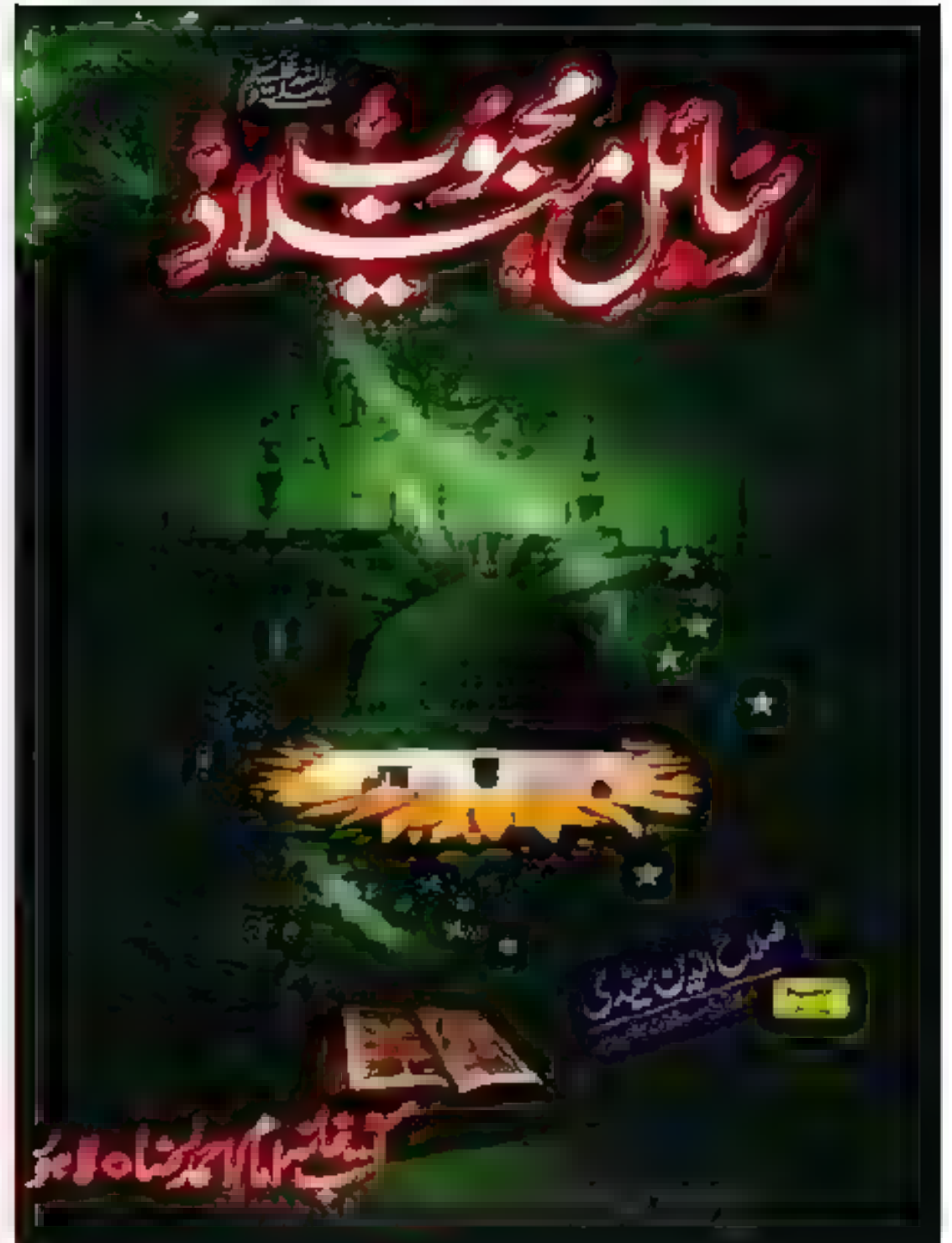
نوری کتب خانہ لاہور

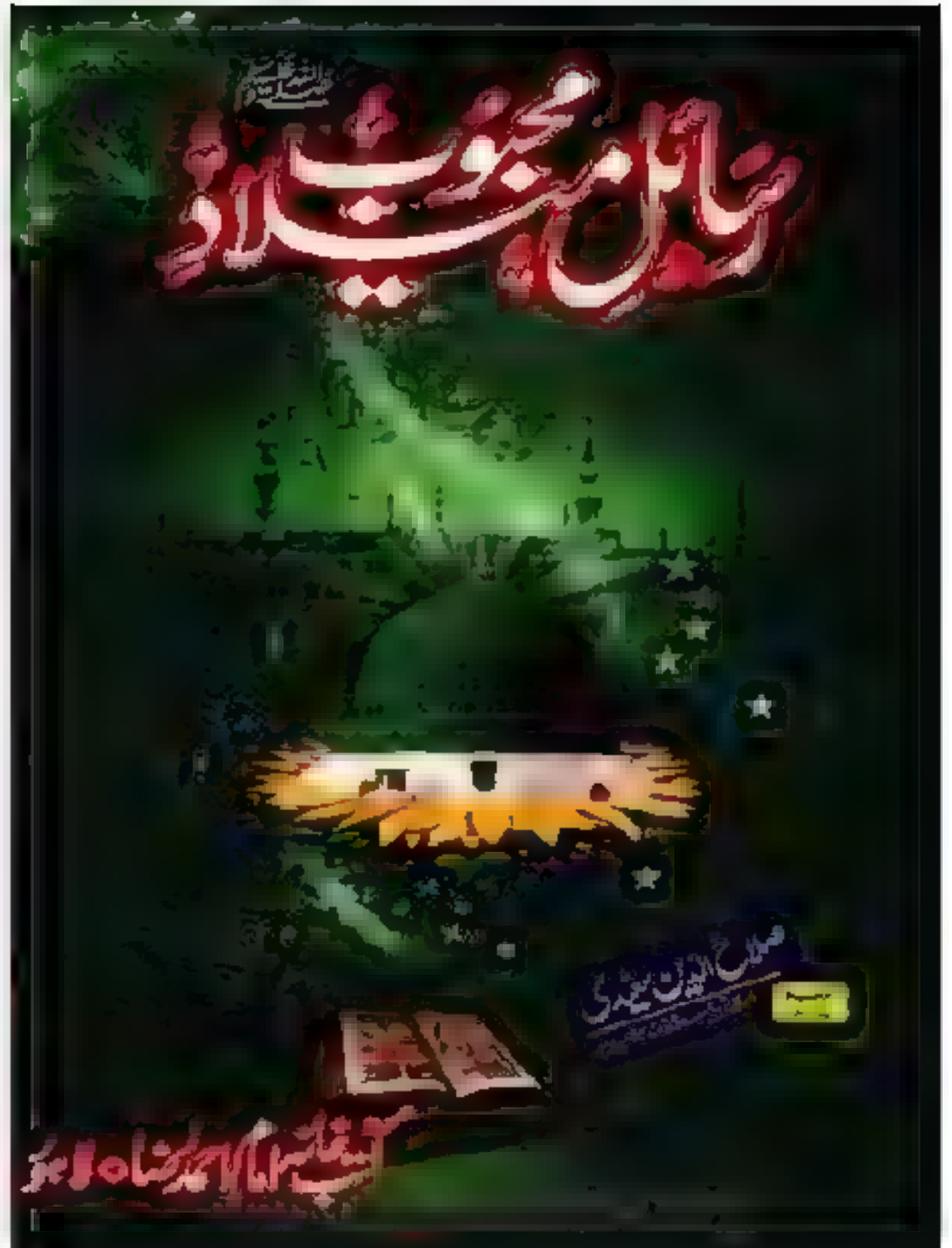
۳۲۰

کو پرکھے کے مالک تھے۔ ان دنوں لاہور میں ۱۲ ربیع الاول شریف کے دن کو بارہ
 وفات کہا جاتا تھا۔ یہ کوئی عقیدہ کی بناء پر نہ تھا بلکہ مسلمانوں کی غفلت اور سستی سے
 مشہور ہو گیا۔ آپ چونکہ باطن قوم تھے اس باعث کو بھانپ گئے کہ انے والے وقتوں
 میں کہیں یہ تختہ ہی نہ بن جائے آپ نے فی الفور دارالعلوم انجمن تلمیذیہ لاہور میں جید
 علماء کرام مشائخ عظام کا ایک اجلاس بلایا جس میں حضرت عریضہ جماعت علی شاہ
 محدث علی پوری رحمہ اللہ، حضرت مولانا امین علی مدنی رحمہ اللہ، مولانا محمد بخش مسلم بی
 اے رحمہ اللہ کے علاوہ کئی سرکردہ شخصیات نے شرکت کی۔ اس اجلاس کا ایجنڈا یہ تھا کہ ۱۲
 ربیع الاول شریف کو بارہ وفات کہنے کی بجائے عید میلاد النبی ﷺ کہا جائے۔
 سرکاری کاغذات میں عید میلاد النبی ﷺ کا نام اور اس دن عام سرکاری تعطیل منکوح
 کر دی جائے۔ تمام علماء کرام اور مشائخ عظام نے آپ کی اس تجویز سے اتفاق
 کرتے ہوئے اس تحریک کو کامیاب بنانے میں آپ کا ساتھ دیا آپ کی شب و روز
 محنت اور انگریز گورنمنٹ سے خط و کتابت کے ذریعہ دلائل کی بناء پر اپنے مقصد میں
 کامیاب ہوئے۔ گورنمنٹ کے گزٹ اور سرکاری کاغذات میں بارہ وفات کی عوامی
 قطعی کو عید میلاد النبی ﷺ سے تبدیل کر دیا۔ اس دن عام تعطیل منکوح کر دیا۔

۱۰۔ ہمارے ”غیاۃ حرم“ عید میلاد النبی ﷺ نمبر ماہ نومبر دسمبر ۱۹۸۹ء لاہور میں
 ۲۹۳۲۹۳ پر ہے کہ انجمن معین الاسلام نے جس کا قیام ۱۹۳۰ء میں عمل میں آیا تھا سرکار
 انگلشیہ سے درخواست کی کہ کیلنڈروں اور ڈائریوں میں بارہ وفات کا جو قطعہ لکھا جاتا
 ہے وہ خطہ اس کی بجائے عید میلاد النبی ﷺ کا قطعہ ہوتا چاہیے۔ چنانچہ گورنمنٹ
 نے انجمن کی اس تجویز کو منظور کر لیا۔ پھر اس وقت سے اس قطعہ کو بھی تعطیل عید میلاد
 النبی ﷺ لکھا جانے لگا۔

مولانا محمد بخش مسلم رحمہ اللہ راوی ہیں کہ یہ قرار و اعلام محمد نور بخش قاسمی رحمہ اللہ





۳۲۰

کو پرکھے کے مالک تھے۔ ان دنوں لاہور میں ۱۲ ربیع الاول شریف کے دن کو بارہ
 وفات کہا جاتا تھا۔ یہ کوئی عقیدہ کی بناء پر نہ تھا بلکہ مسلمانوں کی غفلت اور سستی سے
 مشہور ہو گیا۔ آپ چونکہ باطن قوم تھے اس باعث کو بھانپ گئے کہ انے والے وقتوں
 میں کہیں یہ تختہ ہی نہ بن جائے آپ نے فی الفور دارالعلوم انجمن اہل بیت لاہور میں جید
 علماء کرام مشائخ عظام کا ایک اجلاس بلایا جس میں حضرت عریضہ جماعت علی شاہ
 محدث علی پوری رحمہ اللہ حضرت مولانا امین علی مدنی رحمہ اللہ مولانا محمد بخش مسلم بی
 اے رحمہ اللہ کے علاوہ کئی سرکردہ شخصیات نے شرکت کی۔ اس اجلاس کا ایجنڈا یہ تھا کہ ۱۲
 ربیع الاول شریف کو بارہ وفات کہنے کی بجائے عید میلاد النبی ﷺ کہا جائے۔
 سرکاری کاغذات میں عید میلاد النبی ﷺ کا نام اور اس دن عام سرکاری تعطیل منظور
 کروئی جائے۔ تمام علماء کرام اور مشائخ عظام نے آپ کی اس تجویز سے اتفاق
 کرتے ہوئے اس تحریک کو کامیاب بنانے میں آپ کا ساتھ دیا آپ کی شب و روز
 محنت اور انگریز گورنمنٹ سے خط و کتابت کے ذریعہ دلائل کی بناء پر اپنے مقصد میں
 کامیاب ہوئے۔ گورنمنٹ کے گزٹ اور سرکاری کاغذات میں بارہ وفات کی عوامی
 نقلی کو عید میلاد النبی ﷺ سے تبدیل کر دیا۔ اس دن عام تعطیل منظور کر دیا۔

۱۰۔ ہمارے ”غیاۃ حرم“ عید میلاد النبی ﷺ نمبر ماہ نومبر دسمبر ۱۹۹۹ء لاہور میں
 ۲۹۳۲۹۳ پر ہے کہ انجمن معین الاسلام نے جس کا قیام ۱۹۳۰ء میں عمل میں آیا تھا سرکار
 انگلشیہ سے درخواست کی کہ کیلنڈروں اور ڈائریوں میں بارہ وفات کا جو قطعہ لکھا جاتا
 ہے وہ غلط ہے اس کی بجائے عید میلاد النبی ﷺ کا قطعہ ہونا چاہیے۔ چنانچہ گورنمنٹ
 نے انجمن کی اس تجویز کو منظور کر لیا۔ پھر اس وقت سے اس قطعہ کو بھی تعطیل عید میلاد
 النبی ﷺ لکھا جانے لگا۔

مولانا محمد بخش مسلم رحمہ اللہ راوی ہیں کہ یہ قرار و اعلام محمد نور بخش مدنی رحمہ اللہ

ہوتا ہے اور اس کے صاحبزادے میں مراد اسم الدین احمد کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله لقد جئت مبسلاً ورسلاً
بالحق والحق تعالیٰ کی حمد ہے جس نے ہم کو ہدایت دی اور اگر وہ ہم کو ہدایت نہ دیتا تو ہم کبھی ہدایت نہ
پاتے۔ چنانچہ ہمارے وہب کے رسولؐ کی بات لائے ہیں۔

آپؐ کا بزرگ محبت نامہ جو از روئے کرم کے کسی حقیر کے نام لکھا ہوا تھا پہنچا۔ بڑی خوشی حاصل
ہوئی۔ سر نعم اللہ نے حنفیہ حبر اللہ تعالیٰ آپؐ کو 7 اے خبر دے۔

آپؐ کو لکھا جا چکا تھا کہ ہمارے منع ہوئے کا سبب مولانا کے منع ہونے کو کبھی شامل ہے۔ جو
اعتقاد علیہ دو اور میرے اعتقاد شمسوں کے پڑھنے سے مراد ہے۔ لیکن براہِ عمل میرے علم میں اور بعض
اس جگہ کے بار جنسوں سے اتفاق میں؟ مختصر یہ مسئلہ نہ طبع و سلمہ کو دیکھا ہے کہ اس مجلس
مولود خوشی سے بہت خوش ہیں ان پر مولود بہشت اور ترک کرنا بہت مشکل ہے۔

میرے مخدوم اگر واقعات کا کچھ اختیار ہو گا۔ منکرات اور خوابوں کا کچھ بخروں۔ ہوتا تو میری دلی
کو بچوں کی حاجت سے وہی اور طریق میں سے کسی ایک طریق کا نام یا ذکر باعث معلوم ہوتا کہ یہ
ایک مرد اپنے واقعات کے موافق عمل کر رہا اور اپنی حوایوں کے مطابق زندگی بسر کر رہا۔ خواہ وہ
واقعات و منکرات اور کے طریقہ کے موافق ہوتے یا نہ ہوتے اور خواہ وہ کے پسند ہوتے یا نہ ہوتے۔ اس
تقدیر پر سبب میری دیرینہ برہم برہم ہو جاتا اور ہر وہاں اس اپنی وضع پر مستقل و برقرار ہو جاتا
حالانکہ میری صداقت مراد واقعات و پنے پر ہی کے پوچھو جو کے ساتھ نہیں خریدتا اور طالب رشد
حضور پر کی بدست منکرات و واقعات اطعام یعنی جھوٹی خوانیں چلتی ہے اور کچھ الحقائق ان کی طرف
نہیں کرنا شیطان نہیں ڈال رہا کی؟ غرض ہے۔ حسبِ تحقیق اس کے کمر سے امن میں نہیں ہیں اور اس کے
کمر سے قریبوں اور اس میں تو میرے متوسلوں اور مبتدیوں کا نیکہ کر ہے

حاصل کلام یہ کہ کبھی محفوظ ہیں اور شیطان کے غلبہ سے بچے ہوئے ہیں۔ ہر خلاف مبتدیوں اور
متوسلوں کے۔ پس ان کے واقعات و اعتقاد کے اتفاق نہیں ہیں اور یہی غرض کے غلبہ سے محفوظ ہیں۔

سوال: دو واقعہ جس میں حضرت خلیفہ علیؑ و آلہ وسلم کو، انھیں وہ صادق ہے اور شیطان
کے کمر و قریب سے محفوظ ہے۔ بلا ان انشیطان لا یمنعہ من ضروریہ کما ورد (کیونکہ شیطان حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت سے منتقل نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ احادیث میں وارد ہے) بلکہ یہ
واقعات جن کا نام ذکر کر رہے ہیں صادق اور شیطان کے کمر و قریب سے محفوظ ہیں؟

جواب: صاحبِ شجاعت مکیہ فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس صورت

کتوبات اکرامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مکان عالی پر بیٹھا خوشبو لگانا تعلیم و تفریح کا
 مستحب ہے مدارج النبوۃ اور شرح مواہب و غیر سے یہ بات ظاہر ہے اور معلوم ہے
 سب کو یہ بات کہ محل مولد شریف میں احادیث و معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کا ذکر ہوتا ہے اس میں اس قسم کے آداب کئے جاتے ہیں پس یہاں تک کہ محل مولد شریف
 محل غیر القروہ میں داخل اور سفت میں شامل ہے۔ ————— باقی رہا
 درود و سلام و دعا گھر سے ہو کر پڑھنا تعیناً اس کی اصل بھی مجتہدین سے
 ثابت ہے یعنی محمد بن حنبل کے استاد یحییٰ بن سعید عناد مسجد سے پشت
 انگار بیان کرنا شروع کرتے تھے اور بڑے بڑے عالم مجتہد محدث مثل علی ابن یحییٰ
 اور ابن خالد اور امام احمد وغیرہ گھر سے رہتے تھے اور تحقیق کرتے حدیثیں اور کوئی
 ن کی حیثیت اور جلال سے غیب نہ سکتا تھا یہ حال فتاویٰ پرہیز میں موجود ہے ان محدث
 اور مجتہدین کے محل سے ثابت ہو گیا اگر کوئی شخص ذکر رسول گھرا ہو کر کہے یہ ہے
 اور حضرت حسن ابن علی گھر سے ہو کر اشعار پڑھا کرتے تھے اور غز بیان کرتے تھے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا، لیکن قاری اور سامعین اولیٰ سے آخر تک گھرا
 رہنے میں مشقت تھی کہ کسی کو گھرا رہنا دشوار ہے لایکلف اللہ نفسا الا
 وسعہا پس اسی قدر میں گھر سے ہو جاتے ہیں جس میں اصل ولادت شریف کا
 ذکر ہوتا ہے کہ یہ جلسہ اسی کی فرصت و مسود کا ہے۔

الحاصل امور مندوج مجلس میلاد کا ثبوت مجتہدین مطلق کے قواعد و اعمال
 سے ہو گیا اور جس وقت ملک ابو سعید بخاری نے محل مولد شریف کا مسلمان کیا اور
 مضافات میں اس مسئلہ کا مسئلہ میں اعلان کیا اس وقت اگرچہ کوئی
 مجتہد مطلق مرجع نہ تھا لیکن مجتہدین کے چند طبقہ میں ان میں سے ایک مجتہدین نے
 مسائل پر تے میں کہ قوت نظریہ ان کی تقدی ہوتی ہے اور اپنے امام کی اصل پر



الاعتصام

تأليف

أبو إسحاق إبراهيم بن موسى بن محمد الغرناطي الشافعي
المعروف سنة ٧٩٠ هـ

تحقيق

سليم بن عبد الهلالي

المجلد الأول

دار ابن عفاان

الشرعية، وإذا ثبت جرمٌ في المصالح المرسنة؛ ثبت مطلق المصالح
المرسنة

فعلى هذا لا ينبغي أن يسمى علم الأحوال غيره من علوم الناس أو
علم الأصول أو ما أشبه ذلك من العلوم الخادمة للشرعية بدعة أصلاً

ومى سنده بدعة: فلما على المجاز؛ كما سعى صبر بن الخطاب
رعى الله عنه قيام السن في لبالي رمضان بدعة، وإذا جهلاً بسوانع السنة
والبدعة، فلا يكون قول من قال ذلك معتقداً به، ولا معتقداً عليه.

● وقيله في الحد: تنصاهي الشرعية؛ يعني أنها تنابه الطريقة
الشرعية من غير أن تكون في الحقيقة كذلك، بل هي مضادة لها من لوجه
متعدد

— منها: وضع الحدود؛ كاللغو للقيام فلاناً لا بقصد ضاحياً لا
بستظل، والاحتصاص في الانقطاع للمادة، والافتصاص من المأكول
والملبس على صنف دون صنف من غير علة.

— ومنها: التزام الكيفيات والهيئات المعينة؛ كالذكر بهيئة الاجتماع
على صوب واحد، واتخاذ يوم ولادة النبي ﷺ عيداً، وما أشبه ذلك

— ومنها: التزام العبادات المعينة في أوقات معينة لم يوجد لها ذلك
التيسر في الشرعية؛ كاللزام صيام يوم النصف من شعبان وقيل أيت
وتم أوجه تنصاهي بها البدعة الأمور المشروعة، فلما كانت لا تنصاهي
الأمور المشروعة؛ لم تكن بدعة؛ لأنها تنصير من باب الأفعال العادية.
وأخيراً؛ فإن صاحب البدعة إنما يحترعها لينصاهي بها السنة حتى

مركبة على فعل المولد اذا عمل بالسباع كان حلالا منه وعمل طامعا قطع ونوى به المولد ودعا اليه الاحرار وسلم من كل ما تقدم ذكره مهر بدعة بعين نيته قطع لد أن ذلك ويصدق اليه وليس من عمل النصف المخلصين واتباع النصف أولى بل أوجب من أن يريد نية مخالفة لما كانوا عليه لانهم اندأ الناس اتباعا لانه رسول الله صلى الله عليه وسلم وتبعوا له ولبسته صلى الله عليه وسلم ولم قدم البقى في المبدعة الى ذلك ولم ينقل عن أحد منهم أنه نوى المولد ونحوه نبيع فحيثما ماوسمهم . وقد علم أن اتباعهم في المصادر والموازي كما قال الشيخ الامام أبو طالب المحكي رحمه الله تعالى في كتابه وقد جاء في الخبر (لا تقوم الساعة حتى يصير المروء منكرا والمكر معروفا) انتهى . وقد وقع ما قاله عليه الصلاة بسبب ما تقدم ذكره وبإيأتي بعد لانهم يعتقدون أنهم في طاعة ومن لا يعمل عملهم يروا به مقصر عمل فانه وانا اليه واجبور . وقال أيضا وقد قال بعض الأدباء كلاما منظوما في وصف زماننا هذا كأنه شاهد به

ذهب الرجال القديسين عظامهم والشكرون لئلا أمر مشكور

لابن الحجاج

الجزء الثاني

مكتبة دار التراث
٩٩ شارع الجمهورية - القاهرة

المَلِكُ خَلِّعُ

لابن الجملج

أبو عبد الله محمد بن محمد بن محمد الهدي

المالكي المالكي

لمولود في ٧٣٧ هجرية

الجزء الثاني

مكتبة دار التراث

٢٢ شارع الجمهورية - القاهرة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فصل في المولد

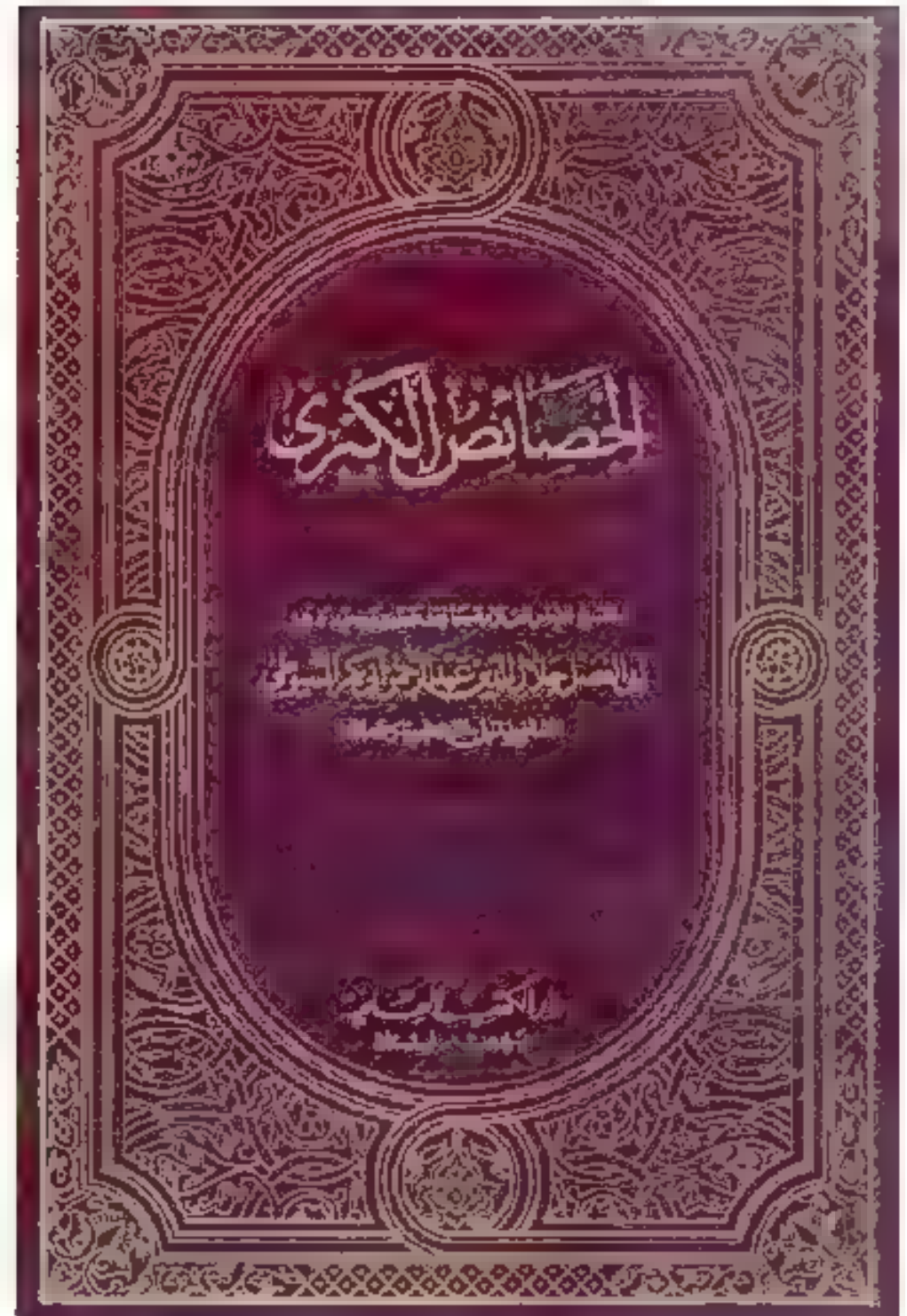
ومن جملة ما أحدثوه من البدع مع اعتقادهم أن ذلك من أكبر العبادات وأظهرها
الشعار ما يعملونه في شهر ربيع الأول من المولد وقد احتوى على بدع وعمرات
جملة. فمن ذلك استعمالهم المنان ومنهم آلات الطرب من الطار المصصر
والشابة وغير ذلك مما جعله آله السباع ومنسوا في ذلك على الموائد الفضيحة
في كونهم يشتغلون في أكثر الأمانة التي وصلها الله تعالى وعطسها بدع وعمرات
ولا شك أن السباع في غير هذه الليلة في ما فيه فكيف به إذا انضم إلى هيلة
هذا الشهر العظيم الذي وصله الله تعالى وصلنا فيه هذا النبي صلى الله عليه وسلم
الكرام على ربه عز وجل. وقد ضل ابن الصلاح رحمه الله تعالى أن الإجماع
متفق على أن آلات الطرب إذا اجتمعت فهي محرمة. ومذهب مالك رحمه الله
أن الطار الذي فيه الصراصر محرم وكذلك الشابة وبحجور المبال لاظهار
التكاج فالآلة الطرب والسباع أي حية بينها وبين تعظيم هذا الشهر الكريم الذي
من الله تعالى علينا فيه بسيد الأزلين والآخرين. فكان يجب أن يزداد فيه من
العبادات والخير شكر المولى سبحانه وتعالى على ما أولانا من هذه النعم العظيمة
وان كان النبي صلى الله عليه وسلم لم يزد فيه على غيره من الشهور شيئا من العبادات
وما ذاك إلا لرحمة صلى الله عليه وسلم بأمة ورفقه بهم لأنه عليه الصلاة والسلام
كان يترك العمل حتى أن يعرض على أمته رحمة من هم كما وصفه المولى سبحانه
وتعالى في كتابه حيث قال المؤمنين رؤوف رحيم. لكن أشار على الصلاة والسلام

سبع مرات، ثم سلم بين كعبين بالخاتم، ولعه في حريرة، ثم حمله فأدخله بين اجنحتي
ساعة ثم رده إني

وأخرج أبو سعيد بسند صحيح عن الناس قال لما ولد اخي عبد الله وهو
اصغرنا^(٢) كان لي وجهه نور يزهو كتور الشمس فقال أبوه: إن لهذا القلام شيئاً
فرايت لي سامي أنه خرج من مخروء طائر أبيض قطار قطع الشرق والعرب، ثم رجع
حتى سقط على الكعبة، فوجدت له قرش كلها، ثم طار بين السماء والأرض، فأنبت
كاهنة بني عذوم فقالت لي: لك صدقت رؤياك لخروج من صلبه ولد يصير أهل
بشرق والعرب له بها، فلما ولد ابنة قلب لها ما الذي رايت في ولادتها؟ قال
لما جاءني الطلق وثقت لي لأمر سمعت جدي وكلاماً لا يشبه كلام لأدميين، ورأيت
عبداً من سدس عن نصب من يافوت قد ضرب ما بين السماء والأرض، ورأيت سوراً
ساطعاً من رأسه حتى بلغ السماء ورأيت قصور الشامات كلها شعة نار، ورأيت قري
سرباً من القطاة قد وجدت له وثرت أجنحتها، ورأيت ثابغة سميرة الأسدي قد
موت وهي تقول: ما لقي الأسمان والكهان من ولدك هذا هلكت سميرة والويل
للأسمان، ورأيت شاباً من أم الناس طولا وأشدهم شباباً فاحد المولود مني مثل لي
قد وضعه طاس من ذهب، فشق بطنه شقاً ثم أخرج قلبه فشقه شقاً، فأخرج منه نكتة
سوداء فومى بها، ثم أخرج صرة من حرير أحمر ففتحها، فإذا فيها شيء كالحرير
البهاء، فحشاها، ثم أخرج صرة من حرير أبيض ففتحها، فإذا فيها خاتم فضرب عن
كتفه كالفضة، وألبس قميصاً لهذا ما رأيت

كنت هذا الأثر والأثر إن قلبه لها نكارة شديدة ولم أورد في كتابي هذا أشد
نكارة بها، ولم تكن نفسي لتطيب بأيرادها لكني سمعت أحفظ أب معي في ذلك.

(٢) هذا بخلاف ما أجمع عليه أهل التاريخ أن عباس كان أكبر من النبي ﷺ سبعة أو ثلاث سنين، وبطل
نحاس يروي هذه القصة من أم لا آخر أكبر من عبد الله فخلطت على الراوي، والله أعلم



لسمير بالذهب أخيراً، وأن معه بسر صحيح وكتب اليهودي ملأت
محضره، وأعد عطفهم فيه، فسلم برؤس دحية بدلتهم فسكاه لسلطان، فأمر
بالقبض عليه، وطرده ونحوه على حماره، وأخرج من البلاد، وأخذ امرؤ دحية
المحضر فحرقه.

لكن وحفره معه مجلس سلطان مرار، وكان يحضر في كل جمعة
فيصلي عند السلطان، ويقرأ عليه بيت من مجموعاته، وكان حذقاً مبرراً في
علمه المتطهر، حسن الكلام فيه، فصيح العبارة، سمع حفره بسجود والده [٢٠٩]
وبه كتب بقرعة

وكان ظاهراً اندمب، كثير توبخه في الأئمة، وفي سبب من العلماء،
حيث الفساق، حمراء شبيد الكبر، قبل نظر في مور العين، متهاوناً

فنبهني علي بن الحسن أبو العلاء الأصبهاني، راجعاً في خلافة ربيعة
قال لما قدم ابن دحية علياً أسيباً، رداً على أبي في عسكرك، فكان ذكره
«يخبره قد حل علي» الذي يومه «به» «وأناب ووجهه» «ب» «ب» «وذكر
صنعه على هذه بسجود كذا» كذا ألف دكمه، «جعت عليها» «فردت في حرف
الكلمه مرات، قال ففهمه والذي وثقه، ووجهه على رأسه، وقبضه
منه» +

فما كذا من انبها، حفر عبد رزاق من أهل أصفهان، فحدث عده
أن يري أنه رأى كذا ثقبه السمرقندي الذي حدثه اليوم في السوف
فمرد، سجدت حسنة يكف وكذا، فامر والده يوصف سجود، قال الرجل
أي وش هذه هي، فكتب واليها، وسقط برؤس دحية من فيه

«أرج وده» في ربيع الأول من ثلاث وثلاثين، سنة
ومن تركيزه برؤس دحية أنه حدث أصبح منه بسجده له، وعلم من



امام ابو اسحاق شاطبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی: ۷۹۰ھ) نے معین کیفیت و بنیت والی بدعات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ترجمہ: جیسے کہ ہم آواز ہو کر اجتماعی طور پر ذکر کرتا اور نبی ﷺ کے یوم پیدائش کو عید کے طور پر منانا۔ (الاعتصام: ۱/۴۶)۔

[مضاهاة البدع الشرعية وعضالتي حقيقه]

❖ وقوله في الحد "نصامي الشرعي" يعني أنها شايه لغزيه الشرعيه من غير أن تكون في الحقيقه كذلك بل هي مضاعفه لها وريبه مشابهيها لها⁴ من الوجه

[تذکرہ الصالحین قلنعا بجا حیا.]

سواء وضع المجدد كاتناز بضمها لكنا لا يفهم شيا في حقل
ولا يفسد^{١٢} في الاشجار بضمها ولا اقتصاد من الكل^{١٣} في حقل^{١٤} عن ابي
بولس^{١٥} من غير حيلة

[الذكر جتبعها، واتبعها: التزود عينا]

وسمى الزمزم الكيويك والهيئات الخمسة كندكر بيته لاجتماع على
مسود حذر، النحلة يوم ولادة سي تقچه حيدر وما أشبه ذلك
عظيم يوم نصف شعبان. وأقيم بيته

٦ منها التوام العاديات بحجته في اوقات حفيه لم يوجد بها ذلك التغيير في
الرياحه كالتوام حار لم يصب من معان ورياح يله^١

የፖሊስ ምክር ቤት ማረጋገጫ ማስፈጸሚያ ማረጋገጫ ማስፈጸሚያ

في المظهر، و ٣٠٠ ألف شخص، وهو =

٢٣٠ ذی قعدہ ۱۲۸۵ ہجری بمقام دارالکتاب

مدرسة الطب

[illegible]

الاعتصام

قصیدت
الغلامۃ المحقنہ ابی ارمق اوتہ عیتیم برکتی من محمد النبی
الرشید طبعی (ت ۱۸۷۰)

فَكَرِهَ رَجُلٌ مِمَّنْ هُمْ أَهْلُ الْبَيْتِ أَنْ يَذَرَ الْبَنَاتِ حَتَّى يُزَوَّجَهُنَّ مِمَّنِ هُمْ أَهْلُ الْبَيْتِ مِنْكُمْ فَعَلَا مَا حَمَلَ الْإِسْلَامُ فِي ذَلِكَ مِنْ عَدْلٍ جَدِيدٍ

أبو عبدة مشهور بن حسن آل سنان

مكتبة القرآن الكريم

اسلمتی، جو بزرگ شہنشاہی خادمہ سراسیمہ حجاز، کچھ شربت ڈال کر، چال چلے

بیچ نہیں رہا

پسندیدہ تر تھی، اور بیچ

الوجوب ہونے پر اب : لکھتے وقت لکھتے ہوئے اگر ہم

۱۲ : اور یہ کہ انہی کی عظمت قدس سرہ نے ۱۳ : اس کے ساتھ ساتھ کہ ان کا کتب خانہ

خاص ہے، ان کی عظمت قدس سرہ نے ان کی عظمت کو کافر لایا جو ضروریات وہی کے شکر ہونے ہیں

کو قرآن و حدیث کا نام نہت کافر کہتی ہے۔ ان کی عظمت نے کفر کا حکم اپنی طرف سے نہیں دیا، ان کی

فعل فرما رہی ہیں، یہ کہ کافر کہی وہی کہتے جواب نہیں دیا، اُنہ کی کہی کوئی جواب دے سکتا ہے۔

اُنہ کو کافر ہونا اُنہ کے قائل کافر ہونے پر اور یہ کہی کہی ہے، عوام کی شرت کے صاحب

بہت اہمیت میں لکھتے ہیں۔

ہر شخص جیسا اعتقاد رکھتے، یا جیسا اعتقاد رکھتا ہے، یا اُنہ کی بات کہی، اُنہ کی

کتابت اس کے ساتھ کتابتوں کو دیکھتے ہیں کہ یہ ہے، ان کی کتابتوں کو دیکھتے ہیں کہ یہ

تفصیل کرتا ہے، ضرور وہ عالم قرآن آدمی، اُنہ کی کتابتوں کو دیکھتے ہیں کہ یہ

وہی یہ بات کہہ رہے ہیں، ان کی کتابتوں کو دیکھتے ہیں کہ یہ بات کہہ رہے ہیں، ان کی کتابتوں کو دیکھتے ہیں کہ یہ

صالحان کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کی کتابتوں کو دیکھتے ہیں کہ یہ بات کہہ رہے ہیں، ان کی کتابتوں کو دیکھتے ہیں کہ یہ

مختلف ہر شخص کو یہ بات کہہ رہے ہیں، ان کی کتابتوں کو دیکھتے ہیں کہ یہ بات کہہ رہے ہیں، ان کی کتابتوں کو دیکھتے ہیں کہ یہ

وہ کافر، تو یہ دراصل وہ ان کو تسلیم کرے، ان کی کتابتوں کو دیکھتے ہیں کہ یہ بات کہہ رہے ہیں، ان کی کتابتوں کو دیکھتے ہیں کہ یہ

ضروری وہی کہ ان کا کہہ رہے، ان کی کتابتوں کو دیکھتے ہیں کہ یہ بات کہہ رہے ہیں، ان کی کتابتوں کو دیکھتے ہیں کہ یہ

الصَّوَارِيفُ السَّنَدِيَّةُ

مناظرۃ مولانا حسرت علی خان قلاوی غفرلہ عنہ

التَّحْقِيقَاتُ لَرَفْعِ التَّلْبِیَّاتِ

مولانا نعیم الدین مراد آبادی مدظلہ العالی

پیشکش

فہرست حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ کے تالیفات

۱۔ تفسیر قرآن مجید (۱۰ ج) ۱۹۵۳ء
۲۔ تفسیر قرآن مجید (۱۰ ج) ۱۹۵۳ء
۳۔ تفسیر قرآن مجید (۱۰ ج) ۱۹۵۳ء
۴۔ تفسیر قرآن مجید (۱۰ ج) ۱۹۵۳ء
۵۔ تفسیر قرآن مجید (۱۰ ج) ۱۹۵۳ء
۶۔ تفسیر قرآن مجید (۱۰ ج) ۱۹۵۳ء
۷۔ تفسیر قرآن مجید (۱۰ ج) ۱۹۵۳ء
۸۔ تفسیر قرآن مجید (۱۰ ج) ۱۹۵۳ء
۹۔ تفسیر قرآن مجید (۱۰ ج) ۱۹۵۳ء
۱۰۔ تفسیر قرآن مجید (۱۰ ج) ۱۹۵۳ء

۱۱۔ تفسیر قرآن مجید (۱۰ ج) ۱۹۵۳ء

۱۲۔ تفسیر قرآن مجید (۱۰ ج) ۱۹۵۳ء

۱۳۔ تفسیر قرآن مجید (۱۰ ج) ۱۹۵۳ء

۱۴۔ تفسیر قرآن مجید (۱۰ ج) ۱۹۵۳ء

۱۵۔ تفسیر قرآن مجید (۱۰ ج) ۱۹۵۳ء

۱۶۔ تفسیر قرآن مجید (۱۰ ج) ۱۹۵۳ء

تذکرہ

اکابر

فہرست حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ کے تالیفات

فہرست کتب خانہ

حکومت کی یہاں ایک عظیم کامیابی تھی کہ

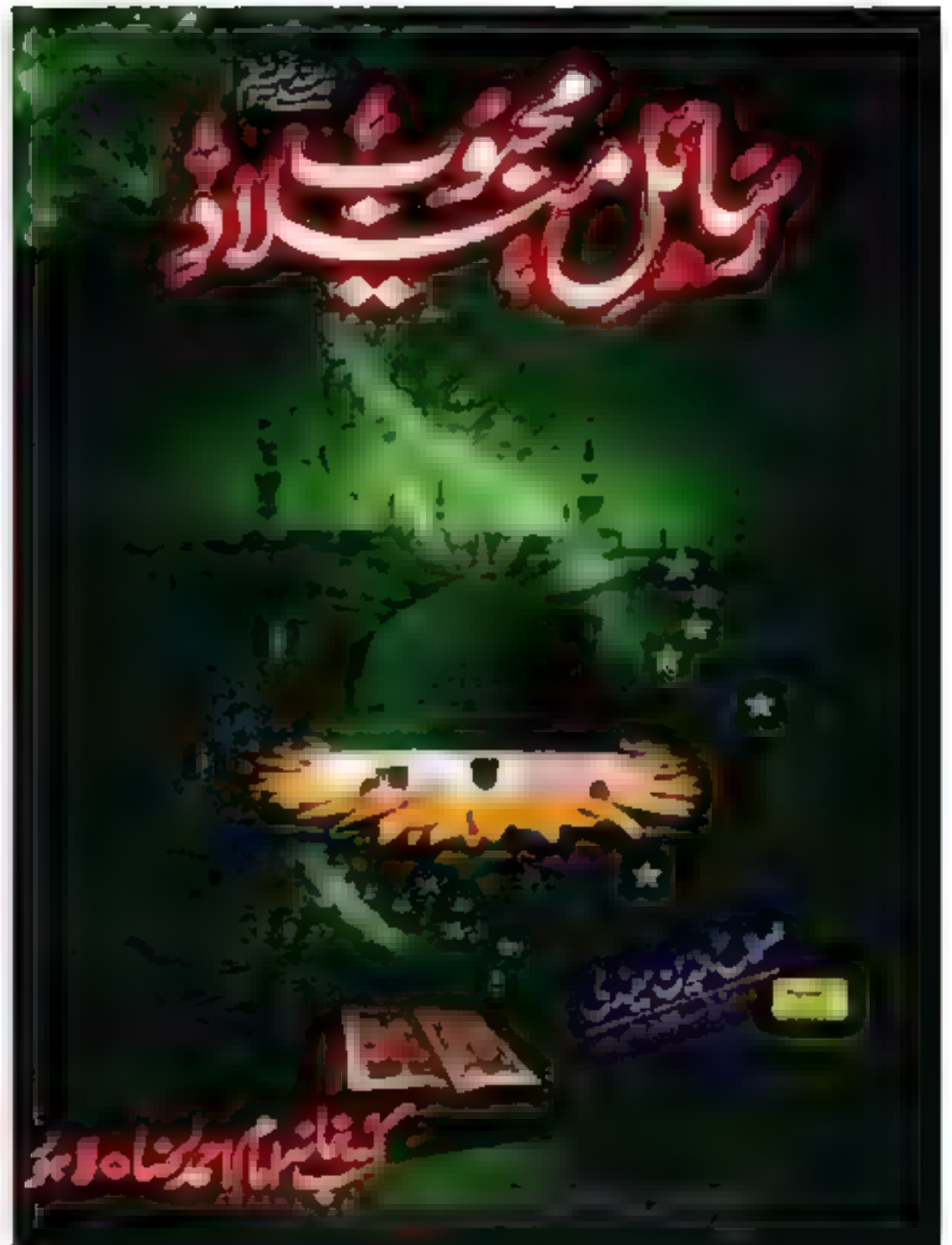
کوہ پکھے کے مالک تھے۔ ان دنوں لاہور میں ۱۲ ربیع الاول شریف کے دن کو بارہ
دقات کہا جاتا تھا۔ یہ کوئی حصہ کی عام پرنٹ تھا بلکہ مسلمانوں کی غفلت اور سستی سے
مشہور ہو گیا۔ آپ بچہ کہ باض قوم تھے اس بات کو بھانپ گئے کہ آئے والے دنوں
میں کہیں نہ کہیں عین جانے آئے فی الفور دراصل اس محسن نے اس بارہ میں جو

ملاہ کرام مشائخ عظام کا ایک اجلاس بلایا جس میں حضرت علامہ شہید جماعت ملی شاہ
محدث علی ہمدانی رحمہ اللہ، حضرت مولانا اصغر علی دہلوی رحمہ اللہ، مولانا محمد علی مسلم لی
اے اے رحمہ اللہ کے علاوہ دیگر کرام شخصیات نے شرکت کی۔ اس اجلاس کا ایجنڈا یہ تھا کہ ۱۲
ربیع الاول شریف کو بارہ دقات کہنے کی بجائے عید میلاد النبی ﷺ کہا جائے۔

سرکاری کاغذات میں عید میلاد النبی ﷺ کا نام اور اس دن عام سرکاری تعطیل منسوخ
کر دینی جائے۔ تمام ملاہ کرام اور مشائخ عظام نے آپ کی اس مجموعہ سے اتفاق
کرتے ہوئے اس تحریک کو کامیاب بنانے میں آپ کا ساتھ دیا آپ کی شب و روز
محنت اور لگن پر کہ منٹ سے خط و کتابت کے ذریعہ دلائل کی عام پر اپنے مقصد میں
کامیاب ہوئے۔ گورنمنٹ کے گزٹ اور سرکاری کاغذات میں بارہ دقات کی عوامی
لٹری کو عید میلاد النبی ﷺ سے تبدیل کر دیا۔ اس دن عام تعطیل منسوخ کر دالی۔

ماہنامہ "خیابان حرم" میں عید میلاد النبی ﷺ نمبر ۱۰۱۹/۱۹۸۹ء لاہور میں
۱۹۸۳ء میں ہے کہ انجمن محسن الاسلام نے جس کا قیام ۱۹۸۳ء میں مل میں آیا تھا سرکار
انگلینڈ سے درخواست کی کہ کیلنڈر میں عید میلاد النبی ﷺ کا جگہ لکھا جاتا
ہے وہ لٹا ہے۔ اس کی بجائے عید میلاد النبی ﷺ کا لکھا جاتا ہے۔ چنانچہ گورنمنٹ
نے انجمن کی اس مجموعہ کو منظور کر لیا۔ پھر اس وقت سے اس تعطیل کو بھی تعطیل عید میلاد
النبی ﷺ لکھا جانے لگا۔

مولانا محمد علی مسلم رحمہ اللہ کی یہ قرارداد ملاہ محمد نور علی دہلوی رحمہ اللہ



عقیدہ حق

سلسلہ وار

جلد نمبر 2

سال 2017ء ہجری 1439

مفت

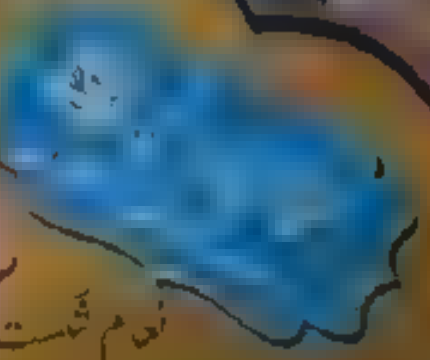
نصاب



حضرت اعلیٰ



مکتبہ



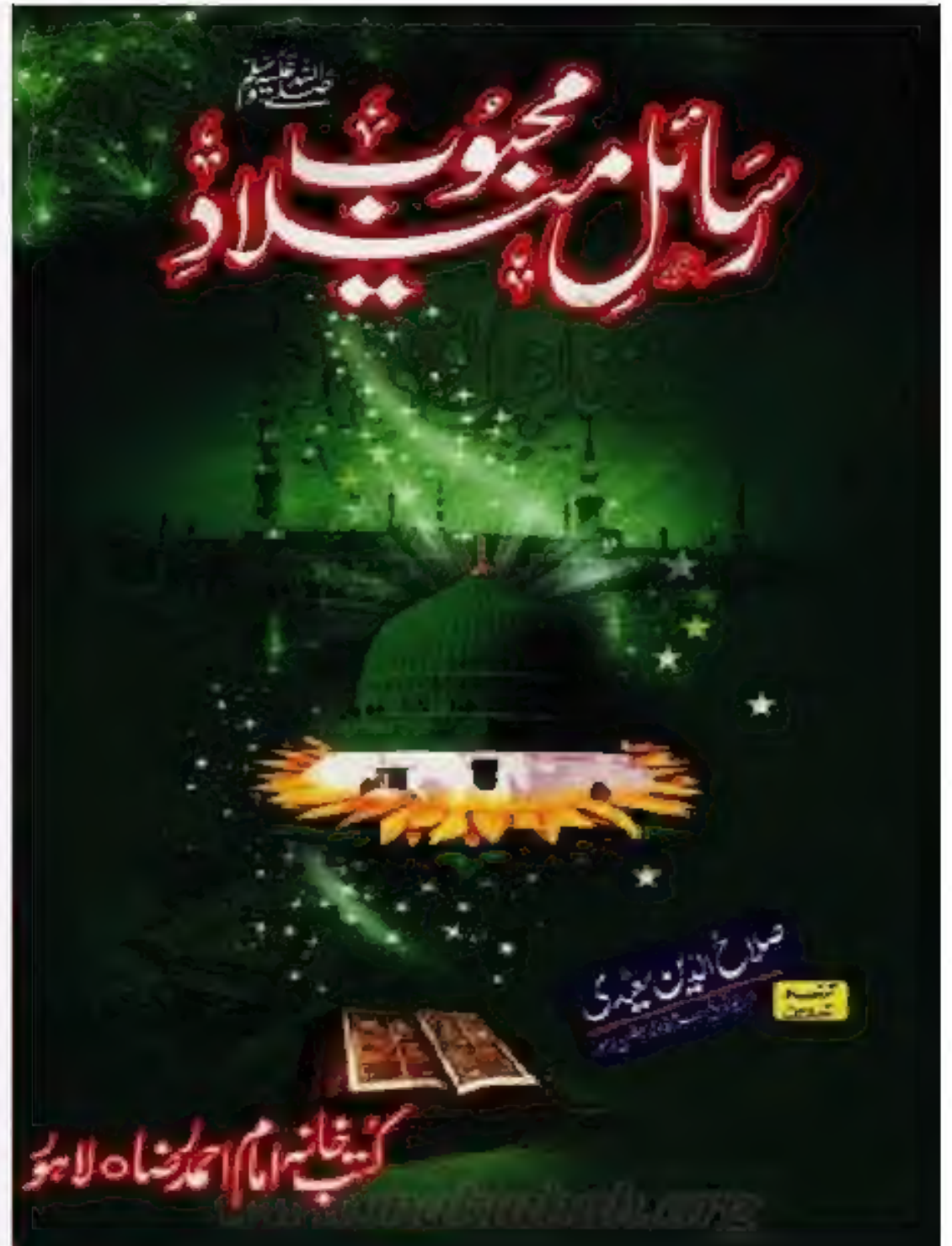
نہایت کرم

سب سے پہلے قائل و مقتول

کو پرکھنے کے مالک تھے۔ ان دنوں لاہور میں ۱۲ ربیع الاول شریف کے دن کو بارہ
وفات کہا جاتا تھا۔ یہ کوئی عقیدہ کی بناء پر نہ تھا بلکہ مسلمانوں کی غفلت اور سستی سے
مشہور ہو گیا۔ آپ چونکہ باطل قوم تھے اس بات کو بھانپ گئے کہ آنے والے وقتوں
میں کہیں یہ بھڑائی نہ بن جائے آپ نے فی الفور دارالعلوم انجمن اہل بیت لاہور میں جید
علماء کرام مشائخ عظام کا ایک اجلاس بلایا جس میں حضرت عرسیدہ جماعت علی شاہ
محدث علی پوری رحمہ اللہ، حضرت مولانا امجد علی رومی رحمہ اللہ، مولانا محمد بخش مسلم بی
اے رحمہ اللہ کے علاوہ کئی سرکردہ شخصیات نے شرکت کی۔ اس اجلاس کا بیعتنہذابہ تھا کہ ۱۲
ربیع الاول شریف کو بارہ وفات کہنے کی بجائے عید میلاد النبی ﷺ کہا جائے۔
سرکاری کافذات میں عید میلاد النبی ﷺ کا نام اور اس دن عام سرکاری تعطیل منظور
کروائی جائے۔ تمام علماء کرام اور مشائخ عظام نے آپ کی اس تجویز سے اتفاق
کرتے ہوئے اس تحریک کو کامیاب بنانے میں آپ کا ساتھ دیا آپ کی شب و روز
محنت اور انگریز گورنمنٹ سے خط و کتابت کے ذریعہ دلائل کی بناء پر اپنے مقصد میں
کامیاب ہوئے۔ گورنمنٹ کے گزٹ اور سرکاری کافذات میں بارہ وفات کی عوامی
نقلی کو عید میلاد النبی ﷺ سے تبدیل کر دیا۔ اس دن عام تعطیل منظور کر دائی۔

ماہنامہ ”غیاث حرم“ عید میلاد النبی ﷺ نمبر ماہ نومبر دسمبر ۱۹۸۹ء لاہور میں
۲۹۳/۲۹۴ پر ہے کہ انجمن معین الاسلام نے جس کا قیام ۱۹۳۰ء میں عمل میں آیا تھا سرکار
انگلینڈ سے درخواست کی کہ کیلنڈروں اور ڈائریوں میں بارہ وفات کا جو لفظ لکھا جاتا
ہے وہ غلط ہے اس کی بجائے عید میلاد النبی ﷺ کا لفظ ہونا چاہیے۔ چنانچہ گورنمنٹ
نے انجمن کی اس تجویز کو منظور کر لیا۔ پھر اس وقت سے اس تعطیل کو بھی تعطیل عید میلاد
النبی ﷺ لکھا جانے لگا۔

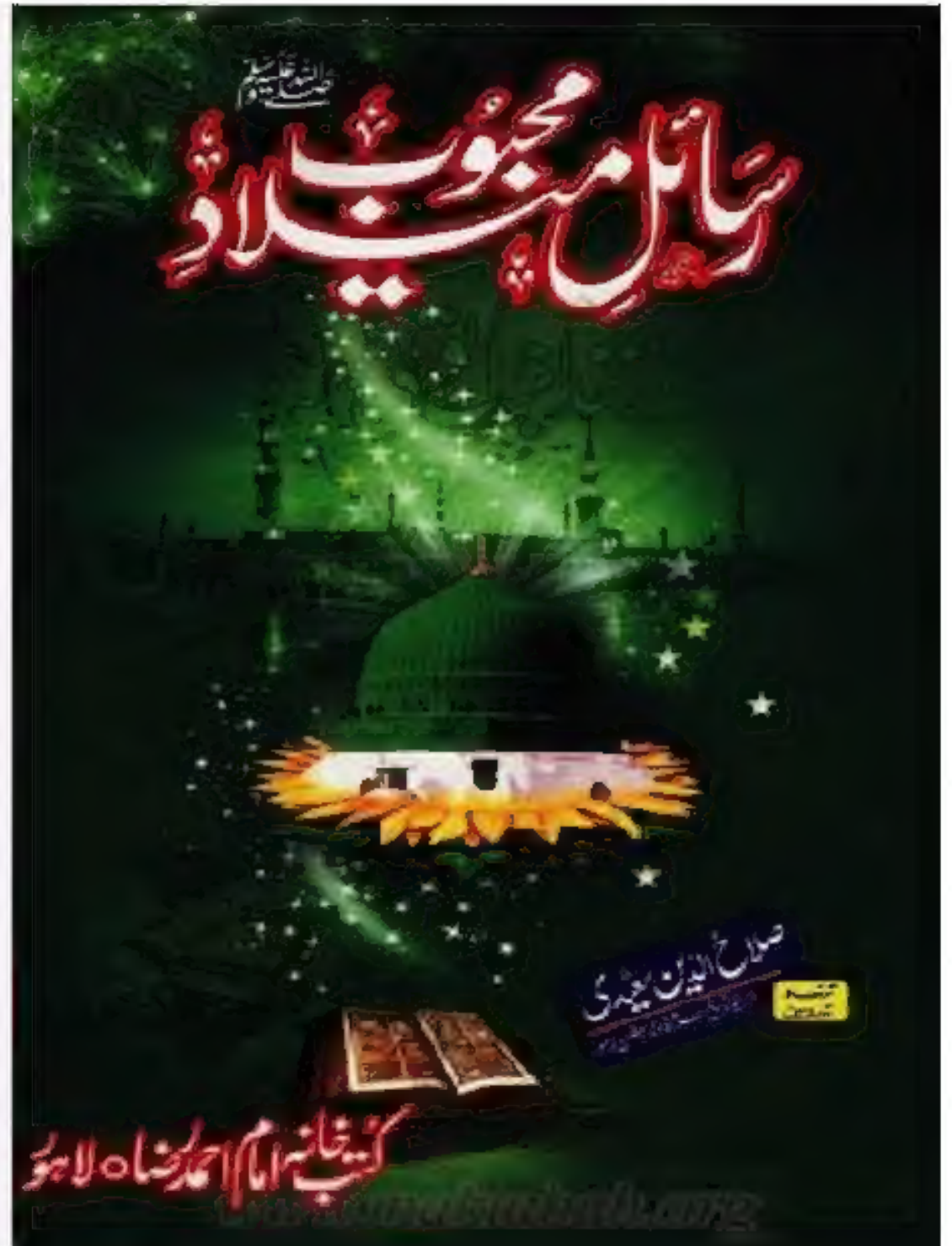
مولانا محمد بخش مسلم رحمہ اللہ راوی ہیں کہ یہ قرار و اعلام بحوالہ بخش نوکل رحمہ اللہ



کو پرکھنے کے مالک تھے۔ ان دنوں لاہور میں ۱۲ ربیع الاول شریف کے دن کو بارہ
وفات کہا جاتا تھا۔ یہ کوئی عقیدہ کی بناء پر نہ تھا بلکہ مسلمانوں کی غفلت اور سستی سے
مشہور ہو گیا۔ آپ چونکہ باطل قوم تھے اس بات کو بھانپ گئے کہ آنے والے وقتوں
میں کہیں یہ بھڑائی نہ بن جائے آپ نے فی الفور دارالعلوم انجمن اہل بیت لاہور میں جید
علماء کرام مشائخ عظام کا ایک اجلاس بلایا جس میں حضرت عرسیدہ جماعت علی شاہ
محدث علی پوری رحمہ اللہ، حضرت مولانا امین علی رومی رحمہ اللہ، مولانا محمد بخش مسلم بی
اے رحمہ اللہ کے علاوہ کئی سرکردہ شخصیات نے شرکت کی۔ اس اجلاس کا ایجنڈا یہ تھا کہ ۱۲
ربیع الاول شریف کو بارہ وفات کہنے کی بجائے عید میلاد النبی ﷺ کہا جائے۔
سرکاری کاغذات میں عید میلاد النبی ﷺ کا نام اور اس دن عام سرکاری تعطیل منظور
کر دی جائے۔ تمام علماء کرام اور مشائخ عظام نے آپ کی اس تجویز سے اتفاق
کرتے ہوئے اس تحریک کو کامیاب بنانے میں آپ کا ساتھ دیا آپ کی شب و روز
محنت اور انگریز گورنمنٹ سے خط و کتابت کے ذریعہ دلائل کی بناء پر اپنے مقصد میں
کامیاب ہوئے۔ گورنمنٹ کے گزٹ نوٹ سرکاری کاغذات میں بارہ وفات کی عوامی
نظمی کو عید میلاد النبی ﷺ سے تبدیل کر دیا۔ اس دن عام تعطیل منظور کر دیا۔

ماہنامہ ”فیاض حرم“ عید میلاد النبی ﷺ نمبر ماہ نومبر دسمبر ۱۹۸۹ء لاہور میں
۲۹۳-۲۹۴ پر ہے کہ انجمن معین الاسلام نے جس کا قیام ۱۹۳۰ء میں عمل میں آیا تھا سرکار
انگلینڈ سے درخواست کی کہ کیلنڈروں اور ڈائریوں میں بارہ وفات کا جو نقشہ لکھا جاتا
ہے وہ غلط ہے اس کی بجائے عید میلاد النبی ﷺ کا نقشہ ہونا چاہیے۔ چنانچہ گورنمنٹ
نے انجمن کی اس تجویز کو منظور کر لیا۔ پھر اس وقت سے اس تعطیل کو بھی تعطیل عید میلاد
النبی ﷺ لکھا جانے لگا۔

مولانا محمد بخش مسلم رحمہ اللہ راوی ہیں کہ یہ قرار و اعلام جو نور بخش قوٹلی رحمہ اللہ

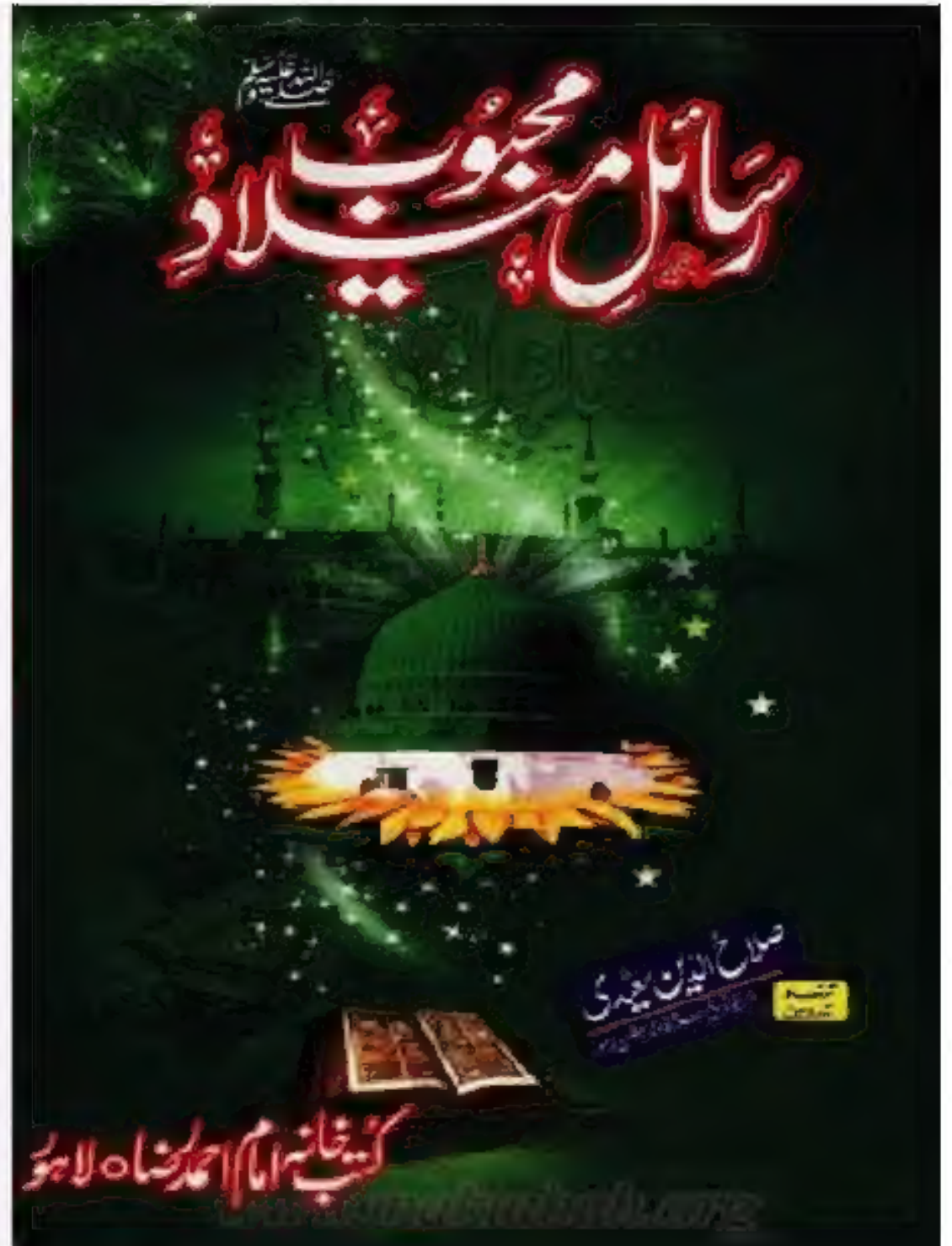


کو پرکھنے کے مالک تھے۔ ان دنوں لاہور میں ۱۲ ربیع الاول شریف کے دن کو بارہ
وقات کہا جاتا تھا۔ یہ کوئی عقیدہ کی بناء پر نہ تھا بلکہ مسلمانوں کی غفلت اور سستی سے
مشہور ہو گیا۔ آپ چونکہ باطن قوم تھے اس بات کو بھانپ گئے کہ آنے والے وقتوں
میں کہیں یہ فتنہ ہی نہیں جائے آپ نے فی الفور دارالعلوم انجمن نیاں لاہور میں چند
علماء کرام مشائخ عظام کا ایک اجلاس بلایا جس میں حضرت عرسیدہ جماعت علی شاہ
محدث علی چوہدری عیسیٰ عیسیٰ حضرت مولانا امین علی رومی عیسیٰ مولانا محمد بخش مسلم بی
اے عیسیٰ کے علاوہ کئی سرکردہ شخصیات نے شرکت کی۔ اس اجلاس کا نتیجہ یہ تھا کہ ۱۲
ربیع الاول شریف کو بارہ وقات کہنے کی بجائے عید میلاد النبی ﷺ کہا جائے۔

سرکاری کاغذات میں عید میلاد النبی ﷺ کا نام اور اس دن عام سرکاری تعطیل منظور
کر دی جائے۔ تمام علماء کرام اور مشائخ عظام نے آپ کی اس تجویز سے اتفاق
کرتے ہوئے اس تحریک کو کامیاب بنانے میں آپ کا ساتھ دیا آپ کی شب و روز
محنت اور انگریز گورنمنٹ سے خط و کتابت کے ذریعہ دلائل کی بناء پر اپنے مقصد میں
کامیاب ہوئے۔ گورنمنٹ کے گزٹ اور سرکاری کاغذات میں بارہ وقات کی عوامی
نظمی کو عید میلاد النبی ﷺ سے تبدیل کر دیا۔ اس دن عام تعطیل منظور کر دیا۔

ماہنامہ ”غیاث حرم“ عید میلاد النبی ﷺ نمبر ماہ نومبر دسمبر ۱۹۸۹ء لاہور میں
۲۹۳/۲۹۴ پر ہے کہ انجمن معین الاسلام نے جس کا قیام ۱۹۳۰ء میں عمل میں آیا تھا سرکار
انگلینڈ سے درخواست کی کہ کیلنڈروں اور ڈائریوں میں بارہ وقات کا جو لفظ لکھا جاتا
ہے وہ غلط ہے اس کی بجائے عید میلاد النبی ﷺ کا لفظ ہونا چاہیے۔ چنانچہ گورنمنٹ
نے انجمن کی اس تجویز کو منظور کر لیا۔ پھر اس وقت سے اس تعطیل کو بھی تعطیل عید میلاد
النبی ﷺ لکھا جانے لگا۔

مولانا محمد بخش مسلم عیسیٰ راوی ہیں کہ یہ قرار و اعلامہ مورخہ نور بخش قادیانی عیسیٰ



کتاب خانہ امام احمد رضا لاہور

فخر اہل سنت حضرت مولانا علامہ محمد نور بخش نورانی قدس سرہ

مولانا نور بخش نورانی ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۷ء میں کوہک خاں ضلع لاہور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقے کے علماء سے حاصل کی اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ایم اے عربی کا امتحان پاس کیا۔ علوم دینیہ سے والہانہ محبت کا عالم یہ تھا کہ میونسپل بورڈ کالج کے پروفیسر ہونے کے باوجود مولانا غلام رسول قاسمی امرتسری کے پاس حاضر ہوتے اور طلبہ ہمارے ساتھ چٹائی پر بیٹھ کر تفسیر و حدیث اور فقہ کا درس دیتے۔

جس دن مولانا آپ محمد بن سکول اقبالہ کے بیٹے یا منظر تھے حضرت خواجہ گوگل شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء) کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے اور خلافتِ اہل سنت سے مقرر ہوئے۔ مولانا مرحوم سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار تھے۔ آپ ہی کی مساعی ہی سے تھوڑے ہی عرصہ میں پاکستان میں بارہ وفات کی سہائے عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام سے تھوڑے ہی عرصہ میں پائی گئی۔

آپ ایک عرصہ تک جامعہ نعیمیہ لاہور کے ناظم تعلیمات رہے اور اس کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ کالج کے شعبہ عربی کے پروفیسر بھی رہے۔ کچھ مدت کے بعد کالج سے استعفیٰ ہو گئے۔ حضرت علامہ نے تصانیف کا قابلِ قدر ذخیرہ یا ڈیوکار چھپوا سہے۔ تصانیف مندرجہ ذیل ہیں:-

۱۔ الاقوال الصبیحۃ جواب الحجۃ علی بن حنیفہ (انامِ عظیم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر دراضوں اور غیر مقلدین کے اعتراضات کا جواب)

۲۔ سیرتِ رسول عربی

۳۔ تحفہ مستحیجہ اودیلہ (در شہید)

۴۔ سیرتِ غوثِ اعظم

۵۔ شرح قصیدہ بردہ عربی

۶۔ تذکرہ مشائخ نقشبندہ

تذکرہ

اکابر اہل سنت

علامہ مولانا عبدالحق عظیم شریعت قادری

نوری کتب خانہ لاہور

